یونٹ (3)

انفرادی تفاوات کی وسعت

(I) Individual Differences - And
(II) Areas of Individual Differences

3.1.0 (I) نظریہ انفرادی تفاوات تصور و تعریفات :-

ٹائلر (Tyler) کہتا ہے "ایک فرد سے دوسرے فرد کی عدم مشابہت ایک عالمگیر صورت حال ہے"۔

"Variability from individual to individual seems to be universal phenomena"

اسکنر (Skinner) کا خیال ہے کہ انفرادی تفاوت میں مکمل شخصیت کا کوئی بھی پہلو اس طرح کا شامل ہوسکتا ہے جس کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔

اسی سلسلہ میں ٹائلر (Tyler) نے مزید کہا ہے کہ "طبعی قد و قامت، طبعی افعال، حرکیاتی صلاحیتیں، ذہانتی کامیابیاں، معلومات، دلچسپیاں، رجحان اور شخصیتی اوصاف میں قابل پیمائش انفرادی عدم مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔

"Measurable differences have been shown to exist in physical size and shape, physiological Functions, motor capacities, intelligence achievements and knowledge,interests attitudes and personality traits".

یہ ایک عالمگیر حقیقت اور عام مشاہدہ ہے کہ کارخانہ قدرت کی بنی تمام جاندار اور بے جان اشیاء کے آپس میں کھلا فرق ہوتا ہے۔ ایک جاندار دوسرے جاندار سے مختلف ہوتا ہے پھر اسی جانداروں کے گروہ میں تمام جاندار ایک دوسرے سے کسی نہ کسی پہلو عدم مشابہ ہوتے ہیں جانداروں

کے زمرہ میں انسان بھی شامل ہیں۔ ایک ہی ماں باپ کی اولادیں کاربن کاپی نہیں ہوتے حتی کہ جڑواں بچوں میں بھی کوئی نہ کوئی تفاوت ضرور ہوتا ہے۔ انسان کے کارخانے میں بنی ایک قسم کی اشیاء میں صد فیصد یکسانیت ہوتی ہے۔ اتنی زیادہ کہ شناخت ناممکن ہوجاتی ہے اسلئے کہ یہ تمام ایک ہی سانچہ میں ڈھالی گئی ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالی کی عظمت کی ادنیٰ مثال ہیکہ اس نے ہر جاندار جن میں حجر اور شجر بھی شامل ہیں کیلئے علحدہ علحدہ سانچے بنائے ہیں آپ اس سلسلہ میں کئی مثالیں پیش کرسکتے ہیں۔ ایک درخت کے تمام پھل پھول پتے دوسرے درخت کے پھل پھول اور پتوں سے مختلف ہوتے ہیں ایک درخت کے پھل ہم ذائقہ ہوں تب بھی ان کی وضع میں اختلاف ہوتا ہے۔ اگر وضع یکساں بھی ہوتو قد وقامت اور وزن میں فرق ہوتا ہے۔ یہی بات انسانوں پر بھی صادق آتی ہے۔ انفرادی تفاوت ایک ناقابل تردید حقیقت ہوتی ہے۔

❀ انفرادی تفاوات کی اقسام :-

3.1.1(a) افراد کے درمیان تفاوت (Inter Individual Differences) :-

انسان ایک جسم رکھتا ہے جس میں اس کا دماغ اور دل بھی ہوتا ہے جسم کا تعلق اس کے رنگ روپ، صحت، اعضاء کی صلاحیتوں سے ہوتا ہے۔ دل و دماغ کا تعلق اس کی ذہنی صلاحیتوں سے ہوتا ہے۔ اکتساب کیلئے ان دونوں کا باہمی ارتباط ضروری ہے دماغی صلاحیت اعلی وارفع ہوتی ہے لیکن اس میں آمادگی مفقود ہوتی ہوتو اکتساب ممکن نہیں ہے اگر وہ آمادہ بھی ہے اور اس کے جسمانی اعضاء اس کی مدد سے قاصر ہیں تو بھی اکتساب ممکن نہیں ہوتا اگر ان دونوں عوامل کے انداز مثبت ہوں اور سماج فرد کے عزائم میں رکاوٹیں ڈالتا ہے تب بھی اکتساب آسان نہیں ہوتا۔ انفرادی تفاوات کا مطالعہ اگر اس انداز اور ان مقاصد سے کریں تو تدریس کامیاب ہوسکتی ہے۔

(1) طبعی تفاوات :-

اس کا انسان کے خارجی منظر سے تعلق ہے مثلاً قد وقامت، وزن، جسمانی رنگت آنکھوں اور بالوں کی رنگت، ہاتھوں کی وضع، سر کا ناپ، بازو، پیر، منہ، ناک، کمر (کا ناپ) اندرونی اعضاء کے افعال

چہرے کے نقوش (اظہار کے موقع پر ہونے والے تغیرات) بات کرنے اور چلنے کے انداز' سر کے بالوں کی آرائش کے انداز اور دیگر فطری یا اکتسابی خصوصیات ہوتی ہیں۔

(2) حرکی فعالیت کے تفاوات :-

کسی حرکت یا عمل کے وقت ظاہر ہونے والے انداز میں بھی تفاوت پایا جاتا ہے مثلاً ردعمل کے اظہار میں' وقت کا وقفہ (فوری۔ بدیر) مستعدی' اعصاب میں حرکت کی شرح (تیز' سست' میانہ) تیز فہمی اور تھکن پر قابو پانے کی صلاحیت' کھیل کے میدان' صناعی وغیرہ میں ان کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

(3) ذہنی تفاوات :-

لوگوں کی دانشورانہ صلاحیتوں میں تفاوت ہوتا ہے۔ مثلاً قوت فکر اور استدلال' تصور سازی' اختراعی اظہارات' توجہ مرکوز کرنا' عام ذہنی شعور میں بھی لوگوں میں زبردست تفاوت پایا جاتا ہے اسی بنیاد پر ان کی گروہ بندی فاترالعقل (Idiot) احمق (Imbecile) بچکانہ (Moron) سطحی (Borderline) معیاری (Normal) ذہین یا چالاک (Bright or Clever) اس کی مزید زمرہ بندی متعلقہ زمرہ عمر (age - group) کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔

(4) جذباتی تفاوات :-

بعض لوگوں میں مثبت جذبات مثلاً شفقت' الفت اور تفریح کے جذبات زیادہ ہوتے ہیں جبکہ بعض میں منفی جذبات (نفرت انگیز) نہایت مضبوط ہوتے ہیں بعض کے جذبات مستحکم اور پختہ ہوتے ہیں ان میں آسانی سے تبدیلی نہیں آتی وہ جذبات کی رو میں نہیں بہہ جاتے۔ بعض غیر مستحکم اور ناپختہ جذبات کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ آسانی سے بھٹک جاتے ہیں۔ عواقب پر ان کی نظر نہیں ہوتی۔ ایسے ہی لوگ دوسروں کیلئے درس عبرت بن جاتے ہیں۔

(5) دلچسپیوں اور رجحانات میں تفاوت :-

پسندیدگی اور دلچسپی کے بارے میں لوگوں میں زبردست تفاوت پایا جاتا ہے۔ کچھ لوگ میل جول رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں وہ ملاقاتوں' معاشرتی جلسوں میں شرکت' تفریحی سفر کے شائق

ہوتے جبکہ دوسرے خلوت پسند' معاشرتی ملاقاتوں اور جلسوں سے بے رغبت کتابوں یا مراقبوں میں گم رہتے ہیں۔ بعض مشینی یا میکانیکی انداز کے ہوتے ہیں۔ اور بعض تنوع پسند' علم کلام کے دلدادہ' موسیقی یا مصورانہ رجحان رکھتے ہیں ان کے خیال میں ''زندگی زندہ دلی کا نام ہے = مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں''۔ جنس کے اعتبار سے بھی دلچسپیوں میں تفاوت ہوتا ہے۔

(6) نقطہ نظر' عقیدہ اور رائے میں تفاوت :-

لوگ دیگر افراد' گردہ' اشیاء اور تصورات کے بارے میں الگ الگ خیالات کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کی رائے مثبت' منفی ہوسکتی ہے۔ یا پھر وہ کوئی رائے نہیں رکھتے۔ اس طرح وہ عقاید' رائے اور تصورات کے بارے میں یکساں رائے نہیں رکھتے۔ بعض قدامت پرست اور سخت ہوتے ہیں اور دوسرے آزاد خیال اور ترقی پسند (پابندی بیزار) ہوتے ہیں۔

(7) اکتسابی تفاوات :-

اکتساب کے میدان میں بھی تفاوات پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ دوسروں کے مقابلہ میں جلد اور آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ بعض لوگوں کے لئے ایک طریقہ تدریس متاثر کن ہوتا ہے اور وہ اپنے اسباق آسانی سے ذہن نشین کر لیتے ہیں جبکہ دوسرے ان طریقوں سے ہم آہنگی پیدا کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اکتساب کے ماحول کے بارے میں بھی ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے۔ معلمین/معلمات کے ساتھ طلباء یکساں طور پر یگانگت نہیں کر پاتے۔ اس طرح بہت سے شعوری اور لاشعوری تفاوات اکتساب کے معاملہ پائے جاتے ہیں۔

(8) کامیابی کے معیار میں تفاوات :-

تقریبا یکساں ذہانت کے مالک تجربات اور تعلیم میں کامیابی تقریبا یکساں ہوتی ہے پھر بھی وہ معلومات اور کامیابی کے معیار کے معاملہ میں تفاوات کے شکار ہوتے ہیں۔

intra individual differences

(9) معاشرتی واخلاقی بالیدگی میں تفاوات :-

معاشرتی اوراخلاقی بالیدگی کی سطح لوگوں میں مختلف پائی جاتی ہے۔ بعض اپنے آپ کو سماجی تبدیلیوں سے ہم آہنگ کر لیتے ہیں اور خوشگوار زندگی گزارتے ہیں بعض لوگ ایسی تبدیلیوں کی ماہیت سے آگاہی حاصل نہیں کرتے نیتجتاً تکلیف دہ حالات سے گزرتے ہیں اور غیر سماجی اور مخالف سماجی زندگی گزارتے ہیں اخلاقی معیار میں بھی کافی تفاوات ہوتا ہے۔

T.E.T

3.1.1(b) داخلی تفاوات (Intra Individual Differences) :-

Mat dup

داخلی انفرادی تفاوات یا Intra Individual differences کا تعلق فرد کی مختلف صلاحیتوں میں تفاوت ہوتا ہے۔ بعض افراد تراتے لکھ سکتے ہیں لیکن ان کو دلآویز انداز میں پیش نہیں کر سکتے اس کے برخلاف صورتحال بھی پیش آسکتی ہے اور ایسی صورتوں کی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہے کسی کا ذہانتی خارج قسمت (IQ) زیادہ ہونے کے باوجود حرکیاتی (Motor) افعال میں ناکافی صلاحیت کے حامل ہوسکتے ہیں مثلاً کھلاڑی رقاص، موسیقار، کاریگر یا دیگر حرفتی اہلیتوں کے حامل۔ یعنی علمی (Academic) میدان میں کمزور صلاحیت اور پسندیدہ شعبوں میں اعلیٰ صلاحیت کا وجود ممکن ہے۔ اس کے علاوہ یکساں قسم کے واقعات پر عمل ماحول کی مطابقت میں مختلف ہوسکتا ہے۔ داخلی اختلاف یا تفاوت ایک فطری امر ہے اور ماحول یعنی سماج، مدرسہ اور ساتھی اسپر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔

مندرجہ بالا اوران کے علاوہ داخلی اور خارجی معاملوں تفاوات کا مشاہدہ روزمرہ ہوتا رہتا ہے۔ اس نتیجہ پر پہونچا جاسکتا ہے کہ ہر انسان کی شخصیت منفرد ہوتی ہے۔ شخصیت کے تمام پہلواوران کی خصوصیات اور عادتیں بالکل یکساں نہیں ہوتیں۔ ان میں کسی نہ کسی تفاوت کا پایا جانا عین فطری ہے کیونکہ یہ قدرت کی کاریگری ہے چنانچہ ماہرین نفسیات نے ان تفاوات کے بارے میں مختلف توجیہات پیش کی ہیں۔

3.1.2 انفرادی تفاوات کے عوامل

(Factors Responsible for Individual Differences)

انسان کی شخصیت میں جو تفاوات مشاہدہ میں آتی ہیں ان کو توارث (Hereditary) یا جبلی صلاحتیں (endowment) یا ماحولی تحریک environmental stimulation یا پھر دونوں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔

موروثی اثرات :-

ایک نسلی سلسلہ (hereditary Stock) یا قبیلہ کے لوگ دوسرے نسلی سلسلہ کے لوگوں سے ذاتی ماحول اور خصوصیات کے معاملہ میں مختلف ہوتے ہیں۔ پیدائشی جبلیات (فطری عادتیں)، صلاحتیں اور قابلتیں جو موروثی ہوتی ہیں فرد کی نشونما و بالیدگی اور فروغ کی راہ فراہم کرتی ہیں بالفاظ دیگر توارث شخصیت کی مختلف جہتوں اور پہلوں پر تحدید عائد کرتی ہے۔ اس طرح افراد کی موروثی خصوصیات میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ توارث نہ صرف ظاہری وضع قطع مثلاً جسمانی رنگت، ڈیل ڈول آنکھوں بیرونی اور اندرونی اعضاء کی حرکات کے انداز پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ بالواسطہ طور پر ذہانت، جنس اور خصوصی صلاحیتوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

ماحول کی اثرات کے بارے میں اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ کسی دو اشخاص کو رحم مادر سے پیدائش تک یکساں محرکات یا تجربات حاصل نہیں ہوتے اور وہ مختلف حالات میں جنم لیتے ہیں۔ ان کو داخلی اور خارجی ماحول میں علحدہ علحدہ قسم کی محرکات کا سامنا ہوتا ہے۔ رحم مادر میں ماحولیاتی محرکات اور اثرات، مختلف حالات میں پیدائش، تغذیہ اور ابتدائی عمر میں نگہداشت، علحدہ قسم کی تدریس، خاندان کی معاشی اور معاشرتی حیثیت ہم عمر ساتھیوں سے تعلقات کے علاوہ کئی طبعی، جذباتی اور ماحول کی حرکات انسان کی شخصیت کی خصوصیات اور رویہ کے انداز میں بے حد تفاوات کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

اس طرح یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ توارث اور ماحول انفرادی تفاوات کے اہم عناصر

ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ انفرادی تفاوت کیلئے ماحول یا توارث ذمہ دار ہیں۔ دو اشخاص اگر وہ جڑواں نہیں ہیں تو ان میں موجود تفاوت کو دونوں میں سے کسی ایک عنصر کو وجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگرچیکہ وہ دونوں ایک ہی مکان میں رہتے ہوں ایک ہی مدرسہ میں زیر تعلیم ہوں' ایک ہی قسم کی مراعات سے استفادہ کرتے ہوں اور یکساں تغذیہ پاتے ہوں۔ ان میں موجود کسی طبعی یا نفسیاتی عدم مشابہت کو ماحول سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بلا بحث کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انفرادی تفاوت کیلئے ماحول اور توارث مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ انفرادی تفاوت کی وجوہات کی نشاندھی میں ان کی موروثی خصوصیات کے ساتھ ساتھ ان کی طبعی سماجی' نفسیاتی محرکات جو ان کو اپنے مخصوص ماحول میں متاثر کرتے ہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

✿ انفرادی تفاوات اور تدریس :-

یہ تصور کہ افراد اہلیتوں اور صلاحیتوں اور شخصیاتی خصوصیتوں میں غیر مشابہ ہوتے ہیں دراصل اکتساب میں منفرد رجحان کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مدرس کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ حقیقتوں کو پیش نظر رکھے۔

(1) کسی بھی گروہ میں معیار سے انحراف کرنے والے افراد موجود ہوتے ہیں۔ اوسط معیار کے طلباء کے ساتھ اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے کہ ان میں انتہائی کند ذہن اور ذہین ترین طلبا شامل ہوں۔

(2) اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس تمام طلباء کی اہلیت' صلاحیت' دلچسپی' رجحان' رویہ اور شخصیت کی دیگر خصوصیات کے بارے میں آگاہی حاصل کرے اور ان کی روشنی میں مدرس کو چاہیئے کہ طلباء کی مکمل رہنمائی اس طرح کرے کہ طلباء اپنی استعداد کا بھرپور استفادہ کریں۔

(3) ایک گروپ کے پورے طلباء کی یکساں کامیابی کی توقع عبث ہے۔ بعض طلباء اپنے پست ذہنی

معیار، پس منظر، مناسب دلچسپی رجحان اور رویہ کی عدم موجودگی کی وجہ ایک یا زائد مضامین میں پچھڑ ے رہ جاتے ہیں۔

(4) تمام طلباء کیلئے واحد طریقہ تدریس، نصاب اور ماحول یکساں طور پر مفید نہیں ہوتا۔

مدرس میں انفرادی تفاوات سے نمٹنے کی گنجائش کی فراہمی۔تدابیر

مدرس میں مندرجہ بالا یا زائد کمزوریوں کے مضر اثرات کو زائل کرنے کے لئے ممکنہ اقدامات کی ضرورت ہے۔Crow and Crow نے اس قسم کے انتظام کی ضرورت کی ان الفاظ صراحت کی ہے۔

"Since we supposedly are teaching individuals, not groups of individuals, it is the function of the school within its budgetary , personal , and Curricular limitations to provide adequate schooling for every learner no matter how much he differs from every other learner".

اس میں انہوں نے دستیاب سہولتوں کی حد تک طالب علم کی انفرادی رہنمائی کی وکالت کی ہے اگرچیکہ یہ نہایت مشکل کام ہے خصوصاً ان حالات میں جبکہ کمزور طلباء کی کثرت ہو، دستیاب وقت ناکافی ہو اور تکمیل نصاب میں تاخیر کا اندیشہ ہو۔تاہم ذیل کے چند مشوروں پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

(1) استعداد، طالب علم کی ذہنی سطح، درکار معیار سے انحراف کی قدر اور صلاحیت کی سطح، دلچسپی کی نوعیت، رجحان کی سمت اور شخصیاتی خصوصیتوں کے بارے میں مکمل معلومات کا اندازہ ذہانت کی جانچ (Intelligence Test) 'Cumulative record' دلچسپیوں کے اندراج (Interest Inventories) رویہ کا اشاریہ (Attitude Scale) رویہ کی جانچ (attitude test) وغیرہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

(2) گروہ بندی: مختلف لیاقتوں، اہلیتوں، صلاحیتوں اور رجحانات کے پیش نظر یکساں خصوصیتوں اور یکساں رجحان (Homogenous) طلبا کے گروپس تشکیل دینا سود مند ہوگا۔ایسے

گروپوں میں طلبا میں آپس میں اجنبیت کا احساس زائل ہوسکتا ہے اور وہ ماحول بہ اکتساب ہو سکتے ہیں۔

(3) نصاب: مختلف ذہنی استعداد کے حامل طلبا کیلئے نصاب کی تدوین مناسب حد تک لچکدار کی جانی چاہیئے اس میں متنوع نصاب (Diversified Courses) کی گنجائش فراہم کی جانی چاہیئے تاکہ طلبا کو نصابی تجربات حاصل کرنے اور اپنی پسند اور اکتسابی اہلیت کی مطابقت میں نصاب کے انتخاب کی آزادی ملنی چاہیئے۔ نصاب میں مختلف گروپوں کے طلباء کی لیاقت اور مقامی ضروریات کا لحاظ رکھا جانا چاہیئے۔

(4) طریقہ تدریس: مختلف انفرادی تفاوات کے حامل طلباء کی تدریس میں مناسب طریقہ تدریس کے انتخاب کی گنجائش انتہائی ضروری ہے ہر مدرس کو ضروری حد تک آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ مختلف عوامل کے پیش نظر اسباق کی منصوبہ بندی، طریق کار، طریقہ تدریس وغیرہ اپنے طور پر کرے طلباء کی مختلف ذہنی صلاحیتوں کی مناسبت سے متعدد اور مختلف طریقہ تدریس اختیار کرے۔

(5) انفرادی توجہ: بعض طلبا خصوصی توجہ کے مستحق ہوتے ہیں جبکہ عام طریقہ کے مطابق تدریس جماعت میں اس کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس لئے مدرس کو تدریس کے خصوصی لائحہ عمل (Programme) جیسے ڈالٹن پلان (Dalton Plan) وینکٹا پلان (Winnekta Plan) پروجکٹ میتھڈ یا منصوبہ بند اکتساب (Programmed Learning) کا مواد استعمال کرنا چاہیئے۔ تاکہ طلبا اپنی اکتسابی اہلیت کی مطابقت میں اکتساب کرسکیں۔

انفرادی توجہ مرکوز کرنے کیلئے حسب ذیل امور کا پیش نظر رکھنا سودمند ہوسکتا ہے:

(i) طلباء کی ممکنہ حد تک محدود تعداد۔

(ii) طلباء پر انفرادی توجہ۔

(iii) مشقی کام اور ہوم ورک دینے وقت طالب علم کے ذہنی تفاوت کی سطح پیش نظر رکھنا۔

گروپوں میں طلبا میں آپس میں اجنبیت کا احساس زائل ہوسکتا ہے اور وہ مائل بہ اکتساب ہوسکتے ہیں۔

(3) نصاب: مختلف ذہنی استعداد کے حامل طلبا کیلئے نصاب کی تدوین مناسب حد تک لچکدار کی جانی چاہیئے اس میں متنوع نصاب (Diversified Courses) کی گنجائش فراہم کی جانی چاہیئے تا کہ طلبا کو نصابی تجربات حاصل کرنے اور اپنی پسند اور اکتسابی اہلیت کی مطابقت میں نصاب کے انتخاب کی آزادی ملنی چاہیئے۔ نصاب میں مختلف گروپوں کے طلباء کی لیاقت اور مقامی ضروریات کا لحاظ رکھا جانا چاہیئے۔

(4) طریقہ تدریس: مختلف انفرادی تفاوات کے حامل طلباء کی تدریس میں مناسب طریقہ تدریس کے انتخاب کی گنجائش انتہائی ضروری ہے ہر مدرس کو ضروری حد تک آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ مختلف عوامل کے پیش نظر اسباق کی منصوبہ بندی، طریق کار، طریقہ تدریس وغیرہ اپنے طور پر کرے طلباء کی مختلف ذہنی صلاحیتوں کی مناسبت سے متعدد اور مختلف طریقہ تدریس اختیار کرے۔

(5) انفرادی توجہ: بعض طلبا خصوصی توجہ کے مستحق ہوتے ہیں جبکہ عام طریقہ کے مطابق تدریس جماعت میں اس کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس لئے مدرس کو تدریس کے خصوصی لائحہ عمل (Programme) جیسے ڈالٹن پلان (Dalton Plan) وینکٹا پلان (Winnekta Plan) پروجکٹ میتھڈ یا منصوبہ بند اکتساب (Programmed Learning) کا مواد استعمال کرنا چاہیئے۔ تا کہ طلبا اپنی اکتسابی اہلیت کی مطابقت میں اکتساب کرسکیں۔

انفرادی توجہ مرکوز کرنے کیلئے حسب ذیل امور کا پیش نظر رکھنا سودمند ہوسکتا ہے:

(i) طلباء کی ممکنہ حد تک محدود تعداد۔

(ii) طلباء پر انفرادی توجہ۔

(iii) مشقی کام اور ہوم ورک دیتے وقت طالب علم کے ذہنی تفاوت کی سطح پیش نظر رکھنا۔

(iv) ہم سطح ذہن کے حامل گروپوں کی تشکیل میں موجودہ جماعتی ہیت حائل ہوتو خصوصی تربیت (Special Coaching) اور رہنمائی (Guidance) کند ذہن اور اعلیٰ ذہن کے حامل طلباء کیلئے یکساں مفید ہے۔

مندرجہ بالا اصولوں کے ذریعہ انفرادی تفاوتوں کا ہمہ جہتی انداز میں تدارک کیا جا سکتا ہے نہ صرف مدرس بلکہ والدین، حکومت اور رضا کارانہ تنظیموں کو متحدہ کوششوں کے ذریعہ انفرادی تفاوت کے مسائل کو حل کرنے کیلئے آگے آنا چاہیئے۔

(II) انفرادی تفاوات کا دائرہ کار۔ وست

(Areas of Individual Difference in)

3.2.1 ذہانت (Intelligence) :-

تصور ذہانت ایک انسانی رویہ ہے ہم روزمرہ زندگی میں اس لفظ کو کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر اس کو فوری درست نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ ماہرین نفسیات نے اپنے انداز میں اس کا مفہوم سمجھانے کی کوشش میں علحدہ علحدہ تعریفیں وضع کی ہیں۔ ان میں توثیق کم اور استرداد زیادہ ہے۔ اور بعض نے اس اصطلاع کو مبہم قرار دیا ہے۔ گذشتہ صدی میں ماہرین نے اس کے بارے میں کثیر ادب کی تخلیق کی ہے بعض نے اس کو موضوع (جوڑنا Construct) کہا ہے۔ اس ابہام کی وجہ کوئی نہیں جانتا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ بعض نے اسم شئے کہا جبکہ یہ صفت ہے۔

ڈکشنری کے معنوں میں ذہانت ''اکتساب اور عمل پذیری کی صلاحیت'' ہے۔ قدیم یونانی فلسفی مانتے تھے کہ ذہانت میں انسان کے تمام شعوری اعمال شامل ہیں۔

3.2.1(a) ذہانت کی نوعیت :-

ذہانت کی نوعیت جاننے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اس کے بارے میں چند سوالات پر غور کریں۔

(1) ذہانت کا کیا مطلب ہے۔ (2) وہ کن اجزاء یا عناصر پر مشتمل ہے۔ (3) یہ موروثی ہے یا اکتسابی (4) اس کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں۔ (5) کیا ذہانت کی موزوں تعریف متعین کی جاسکتی ہے۔ (6) مختلف افراد میں موجود ذہانت کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے۔

3.2.1(b) تعریفات :-

ماہرین نفسیات نے اس بات کی کھوج لگانے کی کوشش کی ہے کہ ذہانت میں کیا خاصیت ہے جو کامیابی میں مددگار رہوتی ہے۔ انہوں نے اپنی جستجو و تحقیق میں برآمد نتیجوں کے زیر اثر بعض تعریفیں متعین کی ہیں چند درج ذیل ہیں:

(1) ووڈورتھ اور مارکوئی Woodworth and Marquis :-

ذہانت کا مطلب شعور جس کو استعمال کیا گیا۔ کسی صورتحال کو سنبھالنے یا مقصد کے تکمیل کیلیے شعوری صلاحیتوں کو روبہ کار لانا۔

"Intelligence means intellect put to use. It is the use of intellectual abilities for handing a situation or accomplishing any task".

(2) اسٹرن (Stern) :-

ذہانت فرد کی وہ عام صلاحیت ہے جو شعوری طور پر اس کے خیالات کو جدید حالات سے ہم آہنگ کرتی ہے۔ یہ زندگی کے نئے مسائل اور حالات کی عام ذہنی مطابقت پزیری ہے۔

"Intelligence is a general capacity of an individual consciously to adjust his thinking to new requiremets. It is general mental adoptability to new problems and conditions of life".

(3) فری من (Free man) :-

ذہین شخص تناسب انداز میں تجریدی (غیر مادی) غور و فکر کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (یعنی مسائل کے حل میں وہ جذباتی انداز اختیار نہیں کرتا)۔

"An individual is intelligent in proportion, as he is able to carry on abstract thinking".

3.2.1(c) ذہانت کی اقسام (Types of Intelligence) :-

ای۔ایل تھارن ڈائیک E.L.Thorndike نے ذہانت کو تین درجوں میں ترتیب دیا ہے جو ذیل میں درج ہیں:

(i) حقیقی اور واقعی یا غیر تصوراتی ذہانت Concrete Intelligences

(ii) مجرد تصوراتی ذہانت Abstract Intelligences

(iii) سماجی ذہانت Social Intelligences

(i) حقیقی (مادی) ذہانت :-

اس کا تعلق حقیقی اشیاء معاملات اور حالات سے ہوتا ہے ایسی ذہانت فرد کو صورت حال کے سمجھنے اور مناسب انداز میں ردعمل کے کی صلاحیت عطا کرتی ہے اس کا فرد کی روزمرہ عام زندگی میں اظہار ہوتا ہے اس طرح کی ذہانت کی پیمائش کارکردگی جانچ Performance Test اور تصویری جانچ Picture test سے کی جاسکتی ہے جس میں فرد کو مادی مواد میں تال میل (تعلق) پیدا کرنا ہوتا ہے۔

3.2.1(ci) مجرد تصوراتی ذہانت :-

اس کا تعلق غیر مادی مواد سے ہوتا ہے اس میں فرد الفاظ ہندسوں اور حروف کے ادراک پر ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ ایسے ٹسٹ جس میں علامتوں میں تال میل درکار ہوتا ہے۔ تصوراتی ذہانت abstract intelligence کی جانچ ہوتے ہیں اس طرح کی ذہانت کی مدرسہ میں معمولاً تمام مضامین مثلاً پڑھنا، لکھنا، تاریخ وغیرہ کی تدریس میں ضرورت ہوتی ہے اعلی درجہ کی abstract intelligence فلسفیوں کے خیالات اور ریاضی کے فارمولوں میں نمایاں ہوتی ہے۔

(iii) سماجی ذہانت :-

اس کا تعلق فرد کے سماجی حالات پر اپنے ردعمل کے اظہار کی اہلیت سے ہوتا ہے۔ سماجی

ذہانت میں دوسروں کی طرف سے انگیخت کئے گئے احساسات یا جذبات شامل نہیں ہیں بلکہ فرد کی ایسی اہلیت سے تعلق ہوتا ہے جس کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ دوسروں کو سمجھ سکتا ہے اور اس طرح کے اقدام کرتا ہے کہ مطلوب مقاصد کی تکمیل ہو جائے۔ اعلی درجہ کی سماجی ذہانت ان لوگوں میں ہوتی ہے جو لوگوں کے ساتھ معاملات اچھی طرح سلجھا سکتے ہیں۔ سماجی حالات سے مناسب انداز میں ہم آہنگ ہونا سماجی ذہانت کی علامت ہے۔

(iv) جذباتی ذہانت (Emotional Intelligence) :-

Daniel Goleman نے جذباتی ذہانت کا نظریہ پیش کیا ہے۔ اس میں اس بات کا پتہ چلایا جاتا ہے کہ کوئی فرد اپنے اور دوسرے لوگوں کے جذبات کو کس انداز میں نبھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(1) ذاتی جذبات کی ماہیت سے واقف ہونا :-

ذاتی جذبات کی ماہیت کا اندازہ لگانا دراصل ذاتی قدر پیمائی ہے۔ اپنے جذبات کو سمجھنا جب کبھی بھی محسوس ہوں اور ان کو معرض التوا میں نہ ڈالنا جذباتی ذہانت ہے۔ اپنے احساسات کا برملا اظہار کر دینا چاہیئے۔ اگر چیکہ نفسیاتی طور پر یہ دشوار ہو۔ جذباتی ذہین فرد اپنے جذبات پر ہمیشہ نظر رکھتا ہے اور ان کی تشفی کرتا رہتا ہے۔ یہ خود اپنے جذبات سمجھنے کا ایک نفسیاتی بصیرت کا اقدام ہے ورنہ کچلے ہوئے جذبات بعد میں نفسیاتی اُلجھنوں کو فروغ دیں گے۔

(2) جذبات کو سنبھالنا :-

جب ہم اپنے جذبات کو سمجھتے ہوں تو اپنے احساسات جس قدر بھی تکلیف دہ ہوں صلاحیت کے ساتھ قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ ہم کو اپنے آپ کو تسکین دینا سیکھ لینا چاہئے۔ انتہائی اشتعال انگیز صورت حال میں بھی یکساں ردعمل سے باز رہ کر جذبات کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔

(3) محرک جذبات :-

جذبات ہم کو متحرک کرتے ہیں۔ اور بے بس بھی کرتے ہیں بشرطیکہ وہ بہت شدید ہوں اور ہم ان کو غلبہ حاصل کرنے کی مہلت دیتے ہوں۔ مثبت تحریک کے لئے جوش ولولہ اور خود اعتمادی ضروری ہے۔ اگر ہم کوئی مقام حاصل کرنا چاہتے ہوں یا کسی خاص مقصد کی تکمیل کرنا چاہتے ہوں تو ہم کو اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کی صلاحیت حاصل کرنی چاہئیے تاکہ تسکین میں تاخیر کو برداشت کرسکیں۔ اس طرح عجلت میں اپنے مقصد کو کھونا نہ پڑے۔

(4) دوسروں کے جذبات سمجھنا :-

ہم جب اپنے جذبات کو سمجھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور تکلیف دہ صورت حال کو برداشت کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں تو ہم کو دوسروں کے جذبات سمجھنے کا سلیقہ آجاتا ہے۔ ہم احساسی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔ اس طرح ہم اپنی سماجی مقبولیت میں اِضافہ کرسکتے ہیں۔ ایک جمہوری سماج میں ہم احساسی اور ضروری وصف ہے۔ جو افراد کے مابین جذباتی اتحاد، اخوت اور ایثار کے جذبات کو فروغ دینا ہے۔

(5) تعلقات کی استواری :-

دوسروں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کا فن دراصل دوسروں کے جذبات سمجھنے کی مہارت ہے۔ ایسی مہارت کے ذریعہ ہم دوسروں کو تحریک دینے کی اہلیت حاصل کرتے ہیں۔ باہمی روابط متوازن اور ہموار ہو جاتے ہیں اور جذباتی تعلقات کو مستحکم کرسکتے ہیں۔

(v) کثیر النوع ذہانت

Imp

☆ گارڈنر نے کثیر ذہانتی (Multiple intelligence) کا نظریہ پیش کیا۔ ان کے غیر وحدانی نظریہ ذہانت نے ذہانت کے تصور کو ایک وسیع بنیاد فراہم کی ہے۔ اور اس کی پیمائش کیلئے کثیر

ذہانتی طریقوں کی گنجائش فراہم کی۔ وہ اس بات پر مصر تھے کہ انسانی ذہانت یا ادراک کی استعداد کو بہتر انداز میں فرد کی گونا گوں اہلیتیں، ذہانت اور ذہنی مہارتیں جن کا تعلق ایک مخصوص ثقافتی صورت حال سے ہے علم کے کئی گوشوں سے ہوتا ہے۔ انہوں نے آٹھ قسم کی ''آزاد'' ذہانتوں کا نظریہ پیش کیا۔ جو مختلف لوگوں میں مختلف انداز میں فروغ پاتی ہیں جس کا انحصار ان کی توارثی خصوصیات اور ماحولیاتی تجربات پر تھا۔ Gardner نے ان کو ''آزاد'' اس لئے کہا ہے کہ ہر ذہانت نسبتاً خودمختار شعوری قوت بناتی ہے جو ایک دوسرے سے آزادانہ کارکرد ہوسکتی ہے۔ آٹھ قسم کی آزادانہ ذہانتیں حسب ذیل ہیں۔

(1) لسانی ذہانت (Linguistic Intelligence) :-

پڑھنے لکھنے اور الفاظ کے ذریعہ ترسیل کی اہلیت۔ اس نوعیت کی ذہانت ہر قسم کی لسانی استعداد کی ذمہ دار ہوئی ہے۔ یہ اجزاء جیسے ترکیب کلام (Syntax) مفہومیات Semantics لسانی اشارے (Pragmatics) میں بانٹا جاسکتا ہے۔ اس کی بہترین مثال ہیں مصنف، جرنلسٹ، شاعر، مقرر، کامیڈین، اور دیگر پیشہ ور جیسے وکیل وغیرہ۔

(2) لسانی۔ریاضی ذہانت

Lingo- Mathematical intelligence

استدلال، شمار کرنا، منطقی انداز میں سوچنا۔ باقاعدہ انداز کی اہلیت۔ اس قسم کی مہارتیں اور اہلیتیں، انجینئروں، سائنسدانوں، ماہرین معاشیات، محاسبوں، جاسوسوں اور پیشہ قانون کے اراکین میں بے حد فروغ پاتی ہیں۔

(3) بصارتی مکانی ذہانت Visual spatical intelligence :-

اس کا تعلق ان اہلیتوں، مہارتوں اور ذہانت سے ہے جو پیشکشی اور مکانی وسعتوں اور ترتیب اور تعلق کو شامل رکھتے ہیں۔ تصاویر پر غور کرنے، مستقبل کے نتائج تصور میں لانا۔ اشیاء کے بارے میں ذہن کی آنکھ سے دیکھنا (تصور کرنا) اور ان کو سمت کے احساس میں استعمال کرنے کی اہلیت۔ ماہرین

تعمیر، ماہرین فن، مجسمہ سازی، ملاح، فوٹوگرافر اور جنگی منصوبہ گر اپنے انداز میں بھروسہ کرتے ہیں۔

(4) موسیقی کی ذہانت Musical intelligence :-

اچھی طرح گانے کے لئے موسیقی بنانے یا ترتیب دینے کی اہلیت یا موسیقی کو سمجھنے اور استحسان کرنے کی اہلیت۔ آواز کے اتار چڑھاؤ میں فرق کرنے، اس کے بارے میں حساس ہونے، آواز کی کیفیت اور ساخت کی اہلیت، موسیقی میں موضوعات سننے اور موسیقی کے بارے میں دیگر اہلیتیں۔

(5) جسمانی ذہانت Bodily kinesthetic Intelligence :-

مسائل کے حل کے لئے جسم کو مہارت کے ساتھ حرکت دینے کی اہلیت۔ مصنوعات کی تیاری، تصورات اور جذبات کا اظہار، کھیل کود میں اہلیت کے مشاغل، فنون کے مشاغل، جیسے رقص، اداکاری، یا پھر تعمیرات اور با مقصد جسمانی حرکات کو اعلیٰ درجہ میں انجام دینے کی اہلیت مثلاً نیزہ بازی، کھیل کود، سرجن وغیرہ۔

(6) داخلی شخصی ذہانت Intra Personal Intelligence :-

اپنے آپ کو جاننے کی اہلیت، اس کی اپنی ادراکی قوت، انداز اور دماغی کارکردگی ساتھ ہی ساتھ احساسات، جذبات کا احاطہ، اور ایسی معلومات کو عملی صورت حال میں استعمال کرنے کی مہارت، یہ مجموعی طرز عمل کی بصیرت حاصل ہوتی ہے وہ کیا محسوس کرتا ہے۔ غور کرتا ہے اور انجام دیتا ہے۔ غور وفکر کی صلاحیت، اپنی کامیابیوں کا تخمینہ، اپنے طرز عمل پر دوبارہ غور کرنے اور منصوبہ بندی کرنے مقاصد مقرر کرنے کی صلاحیتیں یعنی اپنا آپ تجزیہ کرنے اور خود انعکاسی کی اہلیت، فلاسفر، یوگی، اولیاء، ایسی ذہانت کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔

(7) بین شخصی ذہانت Inter Personal Intelligence :-

دوسروں کو سمجھنے اور ان کے ساتھ کام کرنے کی اہلیت، دوسروں سے تعلق رکھنا۔ دوسروں کے

احساسات سے لطف اندوز یا متاثر ہونا دوسروں کے مقاصد اور نیتوں سے واقفیت حاصل کرنا ایسی ذہانت کے زیر اثر روز مرہ کے باہمی عمل میں خوبی آتی ہے۔ مثال کے طور پر مدرسین مال فروخت کرنے والے سیاستدان اور مذہبی قائدین۔

(8) فطرتی ذہانت Naturalis Intelligence :-

فطرت میں موجود سرسبزی اور جانداروں کی اہمیت کو تسلیم کرنا قدرتی دنیا میں دوسرے ضمنی امتیازات اور اس صلاحیت کو کاشت کاری حیاتیات اور شکار میں رو بہ عمل لانا کسان ماہرین نباتیات تحفظ (جنگلات) کے حامی ماہرین حیاتیات اور ماہرین ماحولیات اس قسم کی ذہانت کا استعمال کرتے ہیں۔

1966 میں Gardener نے آٹھویں ذہانت' فطرتی ذہانت'' شامل کی بہت ساری توقعات کے خلاف انہوں نے نویں ذہانت روحانی ذہانت کا نظریہ پیش کیا۔

3.2.2 ذہانتی جانچ (Intelligence Tests) :-

ذہانت میں انفرادی تفاوات کا احساس انسان کو ابتدائے آفرینش سے رہا ہے ان کا پتہ چلانے اور ان کے وجوہات دریافت کرنے کیلئے زمانہ دراز سے کوششیں جاری ہیں۔ کوئی سریع الذہن ہے تو کتنا؟ کوئی کند ذہن ہے تو کتنا؟ اس مرحلہ پر ذہانت کی پیمائش کا مرحلہ آیا ابتدائی آدمی نے زور بازو اور پہیلیوں کے حل کی استعداد کو پیمانہ ذہانت بنایا۔ یعنی طبعی اور نفسیاتی وسائل کو ذہانت کا معیار بنایا گیا تہذیب کے فروغ کے ساتھ ساتھ کچھ شعوری جدوجہد بھی ان مسائل کے حل کے لئے کی گئی۔ تحقیق میں سائنٹفک انداز اختیار کیا گیا جس کی وجہ ذہانت کی پیمائش کا معیار بھی بہتر ہوا۔

ذہنی جانچ کے موجودہ طریقوں کی عمر ستر اسی سال سے زائد نہیں ہے۔ پروفیسر چوہان نے ذہنی جانچ کے انداز کے تاریخی فروغ کا مطالعہ تین ادوار میں کیا ہے۔ انہوں نے بینے (Binet) کو مرکزی دور مان کر ما قبل اور مابعد ادوار قائم کئے۔ ان کے خیال میں ذہنی جانچ کے جدید طریقوں کا Binet کو امام ماننا ناگزیر ہے۔

(1) ما قبل بنے (Binet) دور :-

سن 1776 کے ایک واقعہ نے انفرادی تفاوت کو ذہانتی جانچ کی بنیاد بنا دیا۔ گرینوچ کی ایک رصد گاہ میں پایا گیا کہ ایک مدد گار دور بین کے دائرے سے ایک سیارے کے گزرنے کے اوقات (وقفہ) درج کرنے میں تساہل سے کام لیا۔ یعنی ردعمل میں اس نے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ وقت لیا۔ یعنی ایک ہی واقعہ کے ردعمل کیلئے لوگوں میں انفرادی تفاوت پایا گیا۔ اس بنیاد پر تحقیقات جاری رہیں لیکن موجودہ صدی سے قبل اس میں خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی۔ پیمائش طبعی۔ نفسیاتی بنیادوں پر شروع ہوئیں 19 ویں صدی میں حواس کی بنیاد پر عام اصول وضع کرنے کی کوشش کی گئی۔ تقابلی پیمائش کی بنیاد انفرادی تفاوت پر ہے۔ طبعی۔ نفسیاتی ذہانت کا تعلق ایک علامتی شخص کی حسیاتی کارکردگی پر ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت قاعدہ تحدید پر عمل ہوتا تھا۔ جس کے تحت پر دیکھا جاتا تھا کہ محرکہ کی مختلف قوتوں کے زیر اثر لوگوں پر اس کی تاثیر کن درجوں میں ہوتی ہے یا دو محرکات کے درمیان کم سے کم قابل دید فرق کیا ہوتا ہے۔ عام حسیاتی رویہ کی اس جانچ کے تجربات انفرادی تفاوت کے سبب رائیگاں گئے اور کوئی عام قاعدہ وضع نہیں کیا جاسکا۔ لیکن انفرادی تفاوت کے مسئلہ میں دلچسپی بڑھتی گئی چنانچہ سر فرانسس گالٹن Sir Francis Galton نے انفرادی خصوصیات کی وراثت کے موضوع پر اپنی تحقیق میں سرگرمی دکھائی۔ انہوں نے انگلستان کی مشہور شخصیتوں کی زندگیوں کا مطالعہ کیا اور اپنی شہرہ آفاق کتاب "Hereditary Genius" میں اس نے دعویٰ کیا کہ شخصی خصوصیات موروثی ہوتی ہیں۔ جس میں ذہنی طبعی اور شخصیت کی دوسری خصوصیات شامل ہیں۔ انسانی خصوصیات کے تشخص کیلئے اس نے جانچ کا ایک سلسلہ وضع کیا۔ سن 1879 میں تجرباتی نفسیات کی ایک تجربہ گاہ لیپزگ (Lepzig) میں قائم کی گئی۔ انہوں نے بصارت، سماعت، ردعمل میں درکار وقت اور نفسیاتی مسائل کے مطالعہ کیلئے صرف عضویاتی (Physiological) طریقہ کار اور مشاہدہ نفس (Introspection) کو اہم طریقہ کار کے طور پر استعمال کیا۔ انہوں نے شدید بصری و سماعی حساسیت،

پٹھوں کے مضبوطی ردعمل کا وقت اور دیگر حسی حرکیاتی (Motor) کی ذہنی جانچ (Tests) وضع کئے۔

James Cattle ایک امریکن ماہر نفسیات جس نے یورپ میں ہی تعلیم پائی تھی۔ وہ Galton کے نظریات سے متاثر تھا اس نے گالٹن کے اس خیال کی توثیق کی کہ فرد کے شعوری اعمال کے ردعمل کے وقت اور حسیاتی امتیاز (فرق کرنا) کے ذریعہ پیمائش کی جاتی ہے علمی کامیابی کے لئے شعوری صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذہانت کے مسائل علم کیلئے اہم ہوتے ہیں۔ اپنے ساتھیوں کی شعوری صلاحیت کی جانچ افراد اپنے طریقوں سے کرتے رہے ہوں گے۔ لیکن کامیاب کوشش 19 ویں صدی کے آواخر تک ممکن نہ ہوسکی جبکہ نفسیاتی تجزیہ گاہوں کا آغاز ہوا اور ماہرین نفسیات نے ذہنی صلاحیت میں انفرادی تفاوت کی جانچ میں دلچسپی لینی شروع کی اس طرح ذہانت اور ذہانتی جانچ کے سلسلہ میں ماہرین نفسیات اور معلمین نے زیادہ توجہ دینی شروع کی ان تجربات میں زیادہ زور ردعمل کے وقت میں انفرادی تفاوت پر دیا گیا۔ Cattle اور دوسروں نے جو Mental Tests وضع کئے گئے وہ حسیاتی امتیاز، ردعمل کی رفتار وغیرہ کی جانچ کے لئے تھے۔ ان دونوں شعوری صلاحیتوں کا مطلب حسیاتی (acuity) سے لیا جاتا تھا۔ اس میں علمی صلاحیت کا کوئی عنصر نہیں تھا۔ اس طرح ذہنی صلاحیت کی پیدائش کی ابتدائی کوششیں بے سود ہوئیں۔

اس دور کے نظریات میں ذیل کی کوکمزوریاں پائی گئیں :

(1) ماہرین نفسیات ذہانت کی فطرت کے تشخص میں ناکام رہے۔ اس کو محض حسیات کے عنوان سے پرکھا گیا۔

(2) پیچیدہ افعال ناقابل پیمائش ہوتے ہیں جس کو انہوں نے محسوس نہیں کیا۔

(3) جو بھی ٹسٹ وضع کئے گئے وہ اس قدر سادہ اور محدود تھے کہ ذہانت کی پیمائش کیلئے مناسب نہیں تھے۔

(4) نازک ذہن صلاحیتوں کی پیمائش کیلئے طبعی حسی جانچ کے اصولوں کو روبہ کار نہیں لایا گیا۔

❁ دور دوم۔ بنیے :-

اس دور کا آغاز ایک حادثہ سے ہوا۔ گذشتہ صدی کے ابتداء میں فرانس کے اسکولوں میں

بہت سارے بچے نا کام ہو گئے' والدین اور مدرسین کے الزامات اور جوابی الزامات کے درمیان ملک کے ناظم تعلیمات نے ایک کمیٹی کا تقرر کیا جس کا کام سست اکتساب کرنے والے طلبا کی شناخت اور وجوہات کی چھان بین کرنا تھا۔ اس کمیٹی میں Binet اور Simon کو رکن نامزد کیا گیا۔ انہوں نے کاغذ' قلم کے بہت سارے ٹسٹ وضع کئے اور مختلف عمر کے طلبا کو آزمایا۔ جبکہ سابق میں صرف حسیاتی اوصاف کو آزمایا گیا تھا۔ بنے کے ٹسٹ میں زیادہ پیچیدہ ذہنی افعال بشمول قوت فیصلہ' دلائل یادداشت اور حسابی دلائل پر تجربات کئے گئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے ٹسٹوں کی ترتیب متنوع طریقوں پر کی جو زیادہ عملی تھے۔ ان کو مختلف عمر کے طلبا پر آزمایا گیا اس طرح عمروں کے لحاظ سے test items (سوالات) کو عمر سے متعلق کر دیا جا سکا۔ اس طرح ایک Age Scale وضع کیا گیا۔ اگر ایک آٹھ سالہ بچہ اس عمر کے ٹسٹ کو حل کر لیتا ہے تو وہ اس کی شعوری عمر (mental age) ہو گی۔ اس شعوری عمر کے لحاظ سے متعلقہ فرد کی ذہانت کے بارے میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ شعوری عمر کا پیمانہ اور شعوری عمر کا نظریہ ذہانتی جانچ کے میدان میں ایک یادگار عطیہ ہے۔ ان کے مجوزہ طریقوں سے ذہنی صلاحیتوں کا معیاری استحسان کیا جا سکتا ہے۔ Binet اور Simon نے پہلا پیمانہ 1905 میں وضع کیا تھا جس میں (30) سوالات تھے جن کو افزوں مشکل انداز میں ترتیب دیا گیا تھا۔ نمونے کے طور پر پیمانے کے چند اندراجات دیئے گئے ہیں:

(1) Visual Coordination بصری ارتباط

(2) Recognition of food غذا کی شناخت

(3) Naming of Objects designated in picture

تصویر میں دی گئی اشیاء کو نام دینا۔

(4) Suggestibility خیال آفرینی

(5) Definition of familiar objects

مانوس اشیاء کی توضیح کرنا۔

انہوں نے 1908 میں ایک مرممہ پیمانہ وضع کیا جس میں انہوں نے سابقہ کوتاہیوں کی تلافی کرلی۔ اس دفعہ انہوں نے 3 سے 13 سال کے بچوں کیلئے علحدہ علحدہ ٹسٹ تیار کئے۔ جن میں ان کی اوسط عمر کی سطح کے سوالات درج تھے۔ انہوں نے 1911 میں مزید ایک دفعہ نظر ثانی کی۔

بنے پیمانہ (Binet's Scale) کی نمایاں خصوصیات :-

(1) اس پیمانہ میں اقدام اور سوالات آسان سے مشکل کی جانب ترتیب دیے گئے ہیں۔ ممتحن 'جوں جوں ٹسٹ آگے بڑھتا ہے' مشکل سوالات پیش کرتا ہے طالب علم کی کامیابی اس بات پر انحصار کرتی ہے کہ وہ زینے کس قدر تیزی سے اور کس قدر روانی سے طئے کرتا ہے۔

(2) ترمیم شدہ ٹسٹ کے ذریعہ مختلف صلاحیتوں کے علحدہ علحدہ تجزیہ کے بجائے ذہانت کی ایک ہمہ گیر سطح کی نشاندھی ہوتی ہے۔

(3) اس میں عمروں کے لحاظ سے سوالات کو جوڑا گیا ہے جو طالب علم کی ذہنی فروغ کی پیائش کرتے ہیں۔

(4) یہ ایک ماہر ممتحن انفرادی طور پر پیش کرتا ہے۔ اس کو اعلیٰ درجہ مہارت کا حامل ہونا چاہیئے۔ اس میں جانچ عمر کی بنیاد پر ہوتی ہے اس میں طالب علم کی شعوری عمر کی نشاندہی ہوتی ہے۔

L.M.Terman جو Stanfort University کے پروفیسر تھے انہوں نے 1916 میں Binet ٹسٹ میں ترمیم کی جو امریکن تہذیب کی ضرورت کی تکمیل کرتی تھی۔ اس میں سوائے نظریہ IQ کے کوئی نیا اصول نہیں اپنایا گیا نظریہ IQ پر L.M Terman اور اس کے ساتھی محققین نے برسہا برس محنت کی تھی جن لوگوں پر انہوں نے محنت کی تھی ان میں معیاری' معذور ارفع صلاحیت کے حامل اور بالغ لوگ شامل تھے۔ ان کے اس ٹسٹ میں (90) سوالات تھے اور وہ 3 تا 14 سال کے بچوں کیلئے کارآمد تھے۔ ان میں 54 سن 1911 کے بنے ٹسٹ سے' 5 اس سے قدیم بنے

ٹسٹ سے اور 4 دیگر امریکن ٹسٹس سے اور 27 سوالات جوڑے گئے تھے۔

Theory of multiple intelligence (Howard Gardenar)

ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر Howard Gardner نے عام نفسیات کے عنصر (g) پر اعتراض کیا اور سوال کیا کہ کس بنیاد پر فرد کی صلاحیتوں کا اندازہ صرف ایک ذہانتی پیمانہ پر کیا جا سکتا ہے ان کا خیال تھا کہ ذہانتی خارج قسمت (IQ) کو ایک حتمی پیمانہ نہیں سمجھا جانا چاہیئے جیسا کہ قد، وزن، اور بلڈ پریشر وغیرہ کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے۔ IQ کو ایک قطعی اور نا قابل تبدیل عدد سمجھنا ایک خطرناک غلطی ہوگی۔ انہوں نے ذہانت کو "مسئلہ کو حل کرنے کی اہلیت یا پیداوار کو ایسی شکل دینا کہ جو ایک یا زائد ثقافتی صورت حال میں قابل قدر ہو" کہا ہے۔

انہوں نے گوناگوں ذہانت Multiple intelligence کا نظریہ پیش کیا۔ ان کے غیر وحدانی نظریہ ذہانت نے ذہانت کے تصور کو ایک وسیع بنیاد فراہم کی ہے۔ اور اس کی پیمائش کیلئے گوناگوں طریقوں کی گنجائش فراہم کی۔ وہ مصر تھے کہ انسانی ذہانت یا ادراکی استعداد کو بہتر انداز میں فرد کی گوناگوں اہلیتیں، ذہانت اور ذہنی مہارتیں جن کا تعلق ایک مخصوص ثقافتی صورت حال میں علم کے کئی گوشوں سے ہوتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے انہوں نے آٹھ قسم کی آزاد ذہانتوں کا نظریہ پیش کیا۔ جو مختلف لوگوں میں مختلف انداز میں فروغ پائیں گی جس کا انحصار ان کی توارثی خصوصیات اور ماحولیاتی تجربات پر ہوگا۔ Gardener نے ان کو آزاد اس لئے کہا ہے کہ ہر ذہانت نسبتاً خودمختار شعوری قوت ہوتی ہے جو ایک دوسرے سے آزاد کارکرد ہو سکتی ہے۔

ذہانتی جانچ کی درجہ بندی

(Classification of Intelligence Tests) :-

ہم جانتے ہیں کہ فرد کی ذہانت کی پیمائش آزمائشی جانچ کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔ ماہرین نفسیات نے مختلف طرز کے ٹسٹ وضع کیے ہیں۔ عام طور ان کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے۔

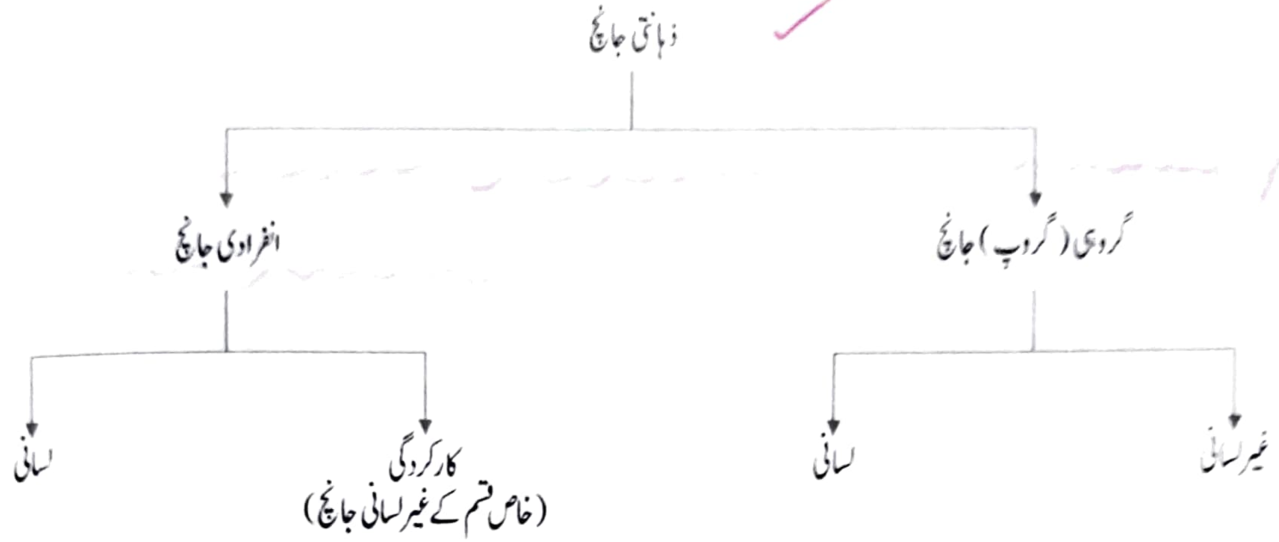

انفرادی ٹسٹ میں بوقت واحد ایک فرد کی ذہانتی جانچ کی جاتی ہے

گروپ ٹسٹ میں بوقت واحد ایک گروہ میں شامل افراد کی ذہانتی جانچ کی جاتی ہے۔ طرز کے لحاظ سے جانچ کے دو طریقے مقرر کئے گئے ہیں۔

(1) لسانی یا زبانی Verbal

(2) غیر لسانی Non verbal یا کارکردگی کے ٹسٹ (Performance Test)

لسانی جانچ میں ہدایات کیلئے زبان استعمال کی جاتی ہے۔ چاہے تحریری یا صرف بولی کے ذریعہ جواب میں افراد کو بولی کے علاوہ کاغذ قلم بھی استعمال کرنا ہوتا ہے۔

غیر لسانی جانچ میں کارکردگی اس طرح ہوتی ہے کہ زبان کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے ہدایات کیلئے۔ ردعمل یا جواب بھی غیر لسانی ہوگا۔

3.2.2a انفرادی لسانی جانچ :-

ایسے ٹسٹ بوقت واحد ایک ہی سطح کے افراد کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس کی مثال Stanford Binet Scale ہے۔ یہ BinetSimon test کی ترمیم شدہ شکل ہیں بننے کے مرتبہ ٹسٹ کے کچھ نمونے درج ذیل ہیں۔

3 سال کی عمر کے بچوں کیلئے ٹسٹ :-

(1) اپنے ناک، کان، منہ، آنکھ انگلی دکھاؤ۔

(2) تم لڑکا ہو یا لڑکی۔ (3) اپنا نام بتاؤ۔
(4) یہ کونسا رنگ ہے۔ (5) کوئی تین ہندسوں کے نام بتاؤ۔

❁ 4 سال کی عمر کے بچوں کیلئے :-

(1) روز مرہ مشاہدہ میں آنے والی اشیاء کا پانچ لفظوں میں ذکر کرنا مثلاً ''میں روٹی پنیر کھاتا ہوں''، ''میں صبح سویرے اٹھتا ہوں'' کو روانی سے دہرانا۔
(2) تین ہندسوں کو ایک گروپ میں گننا مثلاً 4,6,8 ' 12,15,18 وغیرہ۔
(3) چار سکے (ایک قسم کے) گننا (ایک دو تین چار)
(4) اشیاء کی طوالت کی نشاندھی کرنا (چھوٹی۔ بڑی)
(5) خوبصورت اشیاء پھول، تصویر وغیرہ کو منتخب کرنا۔

❁ 6 سال کی عمر کیلئے :-

(1) پانچ اعداد کو روانی سے دہرانا مثلاً 22 ' 38 ' 57 ' 43 ' 17 وغیرہ۔
(2) سیدھا ہاتھ دکھانا بائیں آنکھ دکھانا۔
(3) ہفتہ کے دن گننا۔
(4) ہاتھوں کی انگلیاں گننا۔
(5) 13 سکوں کو تسلسل سے گننا۔
(6) ایک چھوٹی تصویر کی نقل بنانا۔

❁ 7 سال کے بچوں کیلئے :-

(1) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو جاننا۔
(2) تصویروں کو دیکھ کر ان کی تفصیلات بتانا۔

(3) پانچ ہندسی اعداد کو دہرانا۔

(4) ٹائی یا بو کو گرہ لگانا۔

(5) جوڑ والی اشیاء (ایک ساتھ استعمال ہونے والی) کا فرق بتانا۔

(6) ہیرے کی نقل بنانا۔

❁ گیارہ سالہ بچوں کیلئے سوالات کا ٹسٹ :-

نیچے دیئے گئے پانچ جملوں میں کسی تین میں موجود مہمل بات کی نشاندھی کرو۔

(1) سائیکل سوار جو مر گیا ہے شاید اچھا نہ ہو سکے۔

(2) میرے تین بھائی ہیں۔ علیم، کلیم اور میں۔

(3) کل موٹر کے حادثہ کچھ افسوس ناک نہ تھا۔ 6 لوگ جن میں تین بچے اور دو عورتیں تھیں ہلاک ہو گئے۔

(4) اس کی لاش کے کئی ٹکڑے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے خودکشی کی ہوگی۔

(5) میری عمر گیارہ سال ہے میں اپنی چھوٹی بہن سے عمر میں پانچ سال کم ہوں۔

اسی طرح 2 تا 22 سال عمر کیلئے علحدہ علحدہ پرچہ جات تیار کئے گئے جن میں اس عمر کے بچوں میں معلومات کی عام سطح کا لحاظ رکھا گیا خاص بات یہ ہے کہ ان سوالات کا تعلق کسی دیسی کتاب یا مضمون سے نہیں ہوتا۔ صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ جوابات کے لئے اپنے ذہن کو استعمال کرنے کی کتنی صلاحیت رکھتا ہے۔

ہندوستان میں بھی ان ٹسٹوں کو رائج کیا گیا۔ ڈاکٹر سی ایچ رائس Dr. C.H. Rice نے 1922 میں پہلی دفعہ Hindustani Binet Performance point scale کے نام سے شائع کیا۔ ان میں Binet ٹسٹ کے ساتھ کچھ دوسرے کارکردگی کی جانچ کے امور بھی شامل کئے گئے تھے۔ اتر پردیش کی حکومت نے Binet-stanford test کو ہندی میں مختلف عمروں کیلئے

Budhi pariksha Anooshilan کے نام سے شائع کی۔ اسکے علاوہ دیگر ریاستوں میں بھی ان کو مختلف عنوانات سے اپنایا گیا۔

بنے ٹسٹوں کی ایک عرصہ تک عمل آوری کے بعد ان میں چند نقائص کا پتہ چلا چنانچہ 1937 میں ان پر نظر ثانی کی گئی اور ان کو دوبارہ دو علحدہ علحدہ طریقوں پر مرتب کیا گیا اور ان کو L اور M فارم کا نام دیا گیا ان کو دو سال کی عمر سے لاگو کیا گیا۔ دونوں ٹسٹوں کا منشاء یکساں قسم کی کارکردگی کی پیمائش تھا۔ 1916 کے ٹسٹ میں 90 اندراجات تھے جبکہ 1937 کی ٹسٹوں میں 129 اندراجات شریک کئے گئے۔ ان ٹسٹوں کے ذریعہ ارفع ذہنی صلاحیت کی پیمائش کے لئے زیادہ وسیع موقع فراہم ہوا۔ ان ٹسٹوں پر کروگ من Krugman نے اعتراضات کئے۔ کہا کہ مطب پسندوں (Clinicians) کیلئے یہ نہایت مایوس کن ہے ان ٹسٹوں پر عمل آوری کرنے لوگوں کو جانچ کنندوں اور نتائج کی تشریح کنندوں کو دشواری محسوس ہوتی ہے اس کے برعکس امریکہ میں ان ٹسٹوں کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ اسٹانفورڈ ٹسٹ (1916) کی دو دفعہ نظر ثانی 1937 اور 1960 میں ہوئی اور ان کی مقبولیت برقرار رہی۔

❁ نظریہ شعوری (دماغی) عمر :-

اس نظریہ کا بانی Binet تھا۔ اس کو (شعوری عمر) ٹسٹوں کی بنیاد پر اخذ کیا جاتا ہے۔ W.Stern نے ذہانتی خارج قسمت (Intelligence Quotient) رائج کرنے کی سفارش کی اور ٹرمن Terman نے شعوری عمر اور فطری عمر کے تناسب کا نظریہ پیش کیا۔ اس نظریہ کے تحت کسی بھی فرد کا ذہانتی خارج قسمت (IQ) کو ٹسٹوں کے ذریعہ قرار دی گئی عمر کو فطری عمر سے تقسیم کرنے کے بعد 100 سے ضرب دیکر حاصل کی جاسکتی ہے۔ مثلاً اگر کسی آٹھ سالہ بچے نے بارہ سال کی عمر کیلئے مقررہ ٹسٹ کامیاب کر لیا ہو تو اس کی شعوری عمر بارہ سال ہوگی اس طرح جن بچوں کی ذہانتی عمر اور فطری عمر مساوی ہوں تو ان کو نارمل مانا جاتا ہے اس کے مقابلہ میں منفی یا مثبت انحراف کی صورت میں Sub-normal یا abnormal قرار دیا جاتا ہے۔ موخر الذکر کو Giffted بھی کہتے ہیں۔

$$\frac{12}{8} \times \frac{100}{1} = 150$$

یعنی اس بچے کا IQ = 150 ہوگا

بنے (Binet) نے ذہانتی صلاحیت کے مدارج قائم کئے اوران حالتوں کومختلف نام دیئے جودرج ذیل ہیں۔

IQ صفر سے 60 تک احمق

70 تک ناقص العقل

80 تک کند ذھن

90 تک غبی

110 تک معمولی ذہین۔

120 تک زیادہ ذہین۔

140 تک بہت زیادہ ذہین۔

160 اورزیادہ طباع۔غیر معمولی ذہین۔

بعض دیگر ماہرین نفسیات نے کچھ کم یا زیادہ مرحلے اور دماغی عمر مقرر کی ہے۔

1937 کے اسٹانفورڈ ٹسٹ میں بالغوں کے IQ کے استقرار کی اہلیت نہیں تھی ان کو 18 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کے لئے معیاری نہیں بنایا گیا۔اس میں سولہ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کیلئے بھی فارمولہ میں فطری عمر سولہ ہی مقرر کی گئی تھی۔تیرہ سال سے زائد عمر کے لوگوں کی عمر میں تیرہ سال اور حقیقی عمر کے تفاوت کے دو تہائی شریک کیا جاتا بشرطیکہ مجموعہ سولہ سے زائد نہ ہو۔چنانچہ اس نقص کو دور کرنے کے لئے 1939 میں Wechslor- gelleve اسکیل شائع کیا گیا۔اس کا نام Wechler adult Intelligence Scale-(Wais) دیا گیا۔اس میں قدیم ٹسٹ کے

بہت سارے items (سوالات) باقی رکھے گئے لیکن ان کو معیاری بنایا گیا۔ ان میں 16 تا 69 سال کے لوگوں کیلئے قابل آزمائش بنایا گیا۔ اس اسکیل میں دو جز ہوتے ہیں۔

(1) لسانی (2) غیر لسانی کارکردگی کی جانچ۔

لسانی ٹسٹ میں ذیل کے امور شامل کیے گئے۔

(1) ذخیرہ الفاظ Vacabulary (2) معلومات Information (3) حساب Arithmatics (4) فہم و ادراک Comprehension (5) مماثلت Similiarities (6) ہندسوں کا فصل digit span۔

3.2.3 کارکردگی کے ذریعہ ذہانتی جانچ

عملی ذہانتی ٹسٹ

(Performance Intelligence Test) :-

تعلیم یافتہ لوگوں کی ذہانت کی جانچ کے لئے لسانی جانچ کے طریقے وضع کیے گئے ہیں لیکن ذہانت صرف تعلیم یافتہ لوگوں کیلئے مخصوص نہیں ہے۔ یہ کم یا زیادہ سطح پر ہر ذی روح میں پائی جاتی ہے۔ دنیا میں جس قدر بھی کام ہوتے ہیں ان سب میں لکھنا پڑھنا ضروری نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں میں تخیل سازی اگر کمزور بھی ہو تو مشق کے ذریعہ وہ کام کرنے کی اعلیٰ صلاحیت کے حامل ہو سکتے ہیں اگر ان میں ایسی صلاحیت خفتہ بھی ہو تو اس کے وجود کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اسی غرض کیلئے کارکردگی کی غیر لسانی ذہانتی جانچ کے طریقے وضع کیے گئے ہیں۔

(1) یہ ٹسٹ ان لوگوں کے لئے مفید ہوں گے جو ذیل کی وجوہات کی بنا پر لسانی طور پر معذور ہیں۔

(a) بیرونی زبان جاننے والے

(b) بالکل ناخواندہ ہوں

(c) گونگے بہرے ہوں

(d) جنہوں نے ابھی مدرسہ کا رخ نہیں کیا

(e) ذہنی کمزور یا معذور سمجھنے اور ردعمل میں دیر لگتی ہو۔

(f) سماج کے پچھڑے ہوئے طبقات سے تعلق کی وجہ محدود اکتسابی مواقع سے متاثر ہوں۔

(g) شرمیلے اور مردم بیزار افراد

(2) لسانی جانچ کا مواد علاقائی ہوتا ہے لہذا اس کی زبان اور ثقافت کا تعلق راست طور پر اس علاقے سے ہوتا ہے۔ جبکہ غیر لسانی کارکردگی کی جانچ زبان اور ثقافت سے آزاد ہوتی ہے اس کو بین ثقافت و زبان ذہانتی جانچ کے مطالعہ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(3) یہ رجحان کی نشاندھی میں مددگار ہوتے ہیں اور ورک شاپ اور میکانیکل خدمات کیلئے موزونیت تلاش کی جاسکتی ہے۔

عام طور پر کارکردگی کے ٹسٹ ذہانت کے دیگر ٹسٹوں میں ایک اضافی جانچ ہے۔ یہ ٹسٹ کسی فرد کی صلاحیت کے بارے میں زیادہ قابل اعتبار مواد پیش کرتے ہیں۔ یہ اصلاحی اقدامات میں زیادہ مفید ہوتے ہیں۔ اس قسم کی جانچ سے جانچ کے موقعہ پر اس کے رویہ اور مسائل کے حل کیلئے اس کے اختیار کردہ طریقوں کا قریب سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

چند کارکردگی کے ٹسٹ (Some Performance Tests) :-

(1) Healy - fernald ٹسٹ گروپ کارکردگی کے ذریعہ ذہانت کی جانچ کے ابتدائی آلہ کار تھے۔

(2) Pinter paterson scale :- یہ پہلا منظّم کارکردگی ٹسٹ تھا۔ 1917 میں اس کو معیاری بنایا گیا اس میں Healy Ferneld کے علاوہ سابقہ ماہرین نفسیات کے وضع کردہ ٹسٹ بھی شامل تھے۔ اس میں 15 ذیلی ٹسٹ تھے۔ اس ٹسٹ میں ممتحن یا فرد کوئی بھی زبان کا استعمال نہیں کرتا۔ نہ تحریر نہ تقریر۔ وہ سمعی و لسانی معذوروں کے علاوہ زبان کی صلاحیت سے محروم لوگوں کے لئے مفید تھے یہ دوسرے ذہانتی ٹسٹوں کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

(3) فارم بورڈس:- فارم بورڈس کے ذریعہ بہت سارے ٹسٹ لئے جاتے ہیں فرگوسن فارم بورڈ 1920 میں ایجاد ہوا اور اسکی 1939 میں ترمیم کی گئی۔ ان میں چھ فارم بورڈ ہوتے ہیں جن میں یکے بعد دیگرے دشواری کی سطح بلند ہوتی ہے۔ بچوں اور کالج کے سینئر طلباء جو تعلیمی مسائل سے دوچار ہیں ان کے لئے ایسے فارم بورڈ وضع کئے گئے۔ یہ اب ایسے طلباء کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں جو اصلاحی رہنمائی (clinical guidance) کیلئے آتے ہیں۔

(4) The kent shaknow form board series:- اس کو 1928 میں وضع کیا گیا تھا۔ اس کے دو فارم ہیں ایک clinical استعمال کیلئے دوسرا انڈسٹری کیلئے۔ بنیادی طور پر اس کو clinical (psychology lab) کی ضروریات کے مدنظر فروغ دیا گیا تھا۔ اس میں فرد کے تجزیاتی۔ ترکیبی اور خوش اسلوبی سے نبٹنے کی مہارتوں پر بصیرت مہیا ہوتی ہے۔ اس میں فرد کے رویہ اور مسائل سے نبٹنے کے طریقہ کا قریبی مشاہدہ ہوتا ہے۔

(5) The Good Enough Drawing Test:- اس ٹسٹ کو فلورنس گڈانیف نے 1926 میں فروغ دیا تھا۔ یہ ساڑھے تین سال سے ساڑھے تیرہ سالہ بچوں کی ذہانت کی جانچ کیلئے بطور عام مستعمل ہے۔ اس میں بچے سے ایک انسانی شکل جس قدر بہترین ممکن ہو بنانے کہا جاتا ہے۔ اس میں وقت کی قید نہیں ہے اس میں انتظام میں کوئی دشواری نہیں ہے اور نہ ہی کسی قسم کی تربیت کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں بہت سارے محققین نے اس طریقہ کو استعمال کیا ہے۔ اس کو لسانی ٹسٹ کے بجائے استعمال کیا جاسکتا ہے جبکہ شبہ ہو کہ بچہ دماغی کمزوری میں مبتلا ہے۔

کارکردگی جانچ کے محاسن و معائب :-

❁ محاسن :-

(1) دماغی کمزوری کے شکار بڑی عمر کے بچوں اور بالغوں کیلئے ایسے ٹسٹ کارآمد ہوتے ہیں

دوسرے بچوں کی صورت میں اصلاحی اہمیت (clinical significance) کے حامل ہوتے ہیں۔

(2) چونکہ ایسے ٹسٹوں میں زبان کا کوئی رول نہیں ہوتا۔ اس لئے زبان سے عدم واقفیت ایسے ٹسٹ لینے میں مانع نہیں ہوتی۔

(3) بچے ایسے ٹسٹ پورے اعتماد کے ساتھ مکمل کرتے ہیں۔ اس لئے کہ مواد مادی شکل میں آنکھوں کے سامنے موجود ہوتا ہے۔ ممتحن کو معیاری حالات کے دوران جانچ کے مختلف مواقع پر بچے کے رویہ میں حسن کمال کے مشاہدہ کا موقع ملتا ہے۔

(4) ایسے ٹسٹ مفید ہوتے ہیں ان کے نتائج کو دوسری قسم کے ذہانتی ٹسٹوں کے نتائج سے جوڑ کر دیکھا جائے تو مفید معلومات حاصل ہوتے ہیں۔

(5) یہ لسانی معذوری کے شکار لوگوں کے لئے نہایت موزوں ہیں۔

II معائب :-

(1) کارکرگی کی پیمائش پر مشق کا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس لئے اس میں غیر متوقع کامیابی کا تناسب لسانی ٹسٹوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے۔

(2) یہ ذہنی کارکردگی کے ایک محدود حصہ کی جانچ کرتے ہیں۔ اس کے ذریعہ اوسط سے زائد معیار کے بچوں کا تشخص ممکن نہیں ہے۔

(3) کارکردگی کے روایتی ٹسٹ عمدہ ذہنی صلاحیتوں تخیل سازی اور فکر و تدبر کی جانچ سے قاصر ہوتے ہیں۔

(4) ایسے ٹسٹ زیادہ مہنگے ہوتے ہیں اور ان کی ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقلی دشوار ہوتی ہے۔

(5) ایسے ٹسٹوں کے ذریعہ علمی کامیابی کی پیش قیاسی ممکن نہیں ہے اس لئے کہ مدارس میں زیادہ تر لسانی کام انجام دیا جاتا ہے۔

ذہنی صلاحیتوں کی جانچ ایک تفصیلی اقدام ہے۔صرف لسانی جانچ یا صرف کارکردگی جانچ کافی نہیں ہوتے اس لئے فرد کی ذہنی صلاحیتوں کے تشخص کے لئے کوئی ایک طریقہ جانچ کافی نہیں ہے۔ دیگر جانچ کے طریقوں کے ساتھ کارکردگی کی صلاحیت کی جانچ ضمنی طرز پر کی جائے تو ذہنی صلاحیتوں کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔اس مقصد کے لئے ہمہ جہتی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔

❁ مدارس میں ذہانتی جانچ کی افادیت :-

ذہانتی جانچ بہت سارے مقاصد کے لئے کی جاتی ہے۔ان کے ذریعہ فرد کی صلاحیت کی سطح اور کسی جماعت یا کورس کے لئے مناسب اور اصلاحی اقدام کے لئے ضروری معلومات حاصل ہوتی ہیں۔مثلاً۔

(1) انتخاب :-
- (a) مخصوص علمی نصاب میں داخلہ کیلئے
- (b) اسکالرشپ عطا کرنے کے لئے۔
- (c) مخصوص خدمات کی انجام دہی کیلئے
- (d) مخصوص ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لئے

(2) درجہ بندی :-

ذہانتی جانچ کے ذریعہ مدرس طباع، غبی۔اوسط ذہنی معیار کے طلباء کی نشاندہی کرسکتا ہے اور ان کو یکساں معیار والے گروہوں میں تقسیم کر کے تدریس واکتساب میں اثر آفرینی کو یقینی بناسکتا ہے۔

(3) فروغ :-

ذہانتی جانچ نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ دیگر پیشہ وارانہ اور سماجی میدانوں میں بھی صلاحیتوں میں نکھار کی ضرورت کی نشاندہی کرتی ہے۔ذہانتی جانچ کے نتیجہ میں فروغ کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جاسکتا ہے اور فرد ترقی کی منزلیں طے کرسکتا ہے۔

(4) مخفی صلاحیتوں کی نشاندہی :-

ذہانتی جانچ کے ذریعہ فرد کی مخفی صلاحیت کی شناخت کی جاسکتی ہے اوران کو بروئے کار لاکر مخصوص شعبہ میں اس کی کامیابی کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے۔ایسی صلاحیتوں کے علم سے مدرس طالب علم کی درج ذیل اغراض کیلئے رہنمائی کرسکتا ہے۔

(a) مخصوص کورسس اور پیشوں کی اس کی صلاحیتوں کی مناسبت سے رہنمائی کرسکتا ہے۔

(b) اکتساب میں مدد دے سکتا ہے:-

اس سلسلہ میں Crow and Crow نے نہایت کھلے انداز میں رائے دی ہے۔وہ لکھتے ہیں۔

" Results of intelligence tests can help a teacher to discover what the child can learn, and how quickly he can learn, as well as the teaching methods that should he applied and learning contents that should be utilized to guide the learner to use his mental potentailities to their utmost"

(c) امنگوں کو مناسب سطح پر برقرار رکھنا Sawrey and Telford کا خیال ہے کہ مدرس کا کام طلباء میں ترقی کی امنگ پیدا کرنا اوراس کو ایک سطح پر برقرار رکھنا ہے یہ کام ذہانتی جانچ کے ذریعہ ہی ممکن ہے ان کے الفاظ میں۔

" One of the most important ends served by intelligence tests is that of assisting of the individual to establish a level of aspiration that is realistic in terms of intellectual potential.

(d) تشخیص امراض :-

ذہانتی جانچ کے ذریعہ غیر معمولی ذہین (طباع)، کمزور دماغ اور اکتسابی پسماندہ بچوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ذہانتی جانچ کے ذریعہ بچوں کے مسائلی رویہ کی وجوہات کا پتہ چلایا جاسکتا ہے

اور مناسب تدارکی اقدامات تجویز کیے جاسکتے ہیں۔

(e) تحقیق میں مددگار :-

ذہانتی جانچ نفسیاتی، سماجی اور تعلیمی تحقیقات میں بہت سودمند ثابت ہوئی ہے توارث اور ماحول کے نشوونما و بالیدگی کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق میں ذہانتی جانچ بے حد مفید ثابت ہوئی ہے۔

(f) آمادگی کی جانچ :-

اکتسابی کامیابی اور ذہانتی جانچ باہم تعلق رکھتے ہیں۔ ذہانتی جانچ کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے کہ طالب علم صلاحیت کی کس سطح تک پہونچا ہے۔ محققین نے بارہا ثابت کیا ہے کہ تعلیم کے دوران مختلف سطحوں پر اسکول کے نشانات اور ذہانتی جانچ میں تعلق رہا ہے۔ ان کے خیال میں ذہانتی جانچ کے ذریعہ مختلف مدارج میں اکتسابی آمادگی کی سطح ناپی جاسکتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین ہونا چاہیے کہ آمادگی یا استعداد موجود ہونی چاہیے۔ بلا استعداد آمادگی پر قانون آمادگی لاگو نہیں ہوتا۔

(g) ذہانتی خارج قسمت (IQ) میں تفاوت :-

ایک ہی طبعی عمر کے بچوں کے IQ میں کافی فرق ہوتا ہے یہ اس بات کی ضرورت کو ظاہر کرتے ہیں کہ ان کو مختلف سطح کے دشوار تعلیمی مواد پیش کرنا چاہیے۔ تعلیم کے مختلف مرحلوں میں ان کو تعلیمی رہنمائی جانچ سے گزار سکتے ہیں اور ان کی شعوری صلاحیت کے مطابقت میں موزوں مضامین کے انتخاب کی سفارش کر سکتے ہیں۔

(i) دماغی صلاحیتوں کے فروغ کا مطالعہ :-

ذہنی صلاحیتیں پیدائش سے ہی مسلسل فروغ پاتی ہیں۔ ایسی صلاحیتوں کے فروغ کی رفتار اور جہت کا مطالعہ انفرادی اور گروپ کے خطوط منحنی (Curve) کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ ذہانتی جانچ نے یہ بات ثابت کر دی ہیکہ ذہنی صلاحیتیں 18 سال کی عمر تک مسلسل اور یکساں طور پر فروغ پاتی ہیں۔ اس بات میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ عنفوان شباب سے قبل اس کی رفتار تیز اور بعد میں سست ہو جاتی ہے اس طرح کے

مطالعہ کے ذریعہ فروغ میں واقع ہونے والے خلل کی وجوہات کا پتہ چلا کر ان کا سد باب کیا جا سکتا ہے۔

(j) یکساں صلاحیت کے گروپس کی تشکیل :-

غیر مساوی ذہنی صلاحیتوں کے طلباء کی ایک ساتھ تدریس مشکل امر ہے اسلئے یکساں ذہنی صلاحیتوں کے حامل بچوں کے Homogenous گروپ تشکیل ذہانتی جانچ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ مختلف IQ کے حامل بچوں کو زمرہ وار تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ ہر گروپ میں اوسط ذہنی عمر ملتی جلتی ہو۔ اس طرح طلباء میں کامیاب تدریس کی جاسکتی ہے۔

❁ ذہانتی جانچ کے بارے میں چند غلط فہمیاں :-

(1) ذہانتی جانچ انسان کی صلاحیت کی پیمائش کرتے ہیں جو قیاس کی جاتی ہے کہ ایک نصب شدہ غیر متحرک مادی شئے ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ مستقل طور پر توقعات کی سطح مقرر کرتی ہے۔ یعنی ذہانت ایک غیر متحرک، غیر لچکدار شئے کے طور پر انسان کے اندر موجود ہے اور اسکی مقدار جس کی پیمائش کی جاتی ہے وہ اس سے وابستہ ساری توقعات کو مستقل طور پر مقرر کر دیتی ہے۔ یہ محض ایک واہمہ ہے اگر چیکہ توارث کے اثرات کی جانچ کیلئے کی گئی تحقیقات ثات کرتی ہیں کہ جڑواں بچوں میں جو مختلف حالات میں نشوونما پاتے ہیں موروثی شعوری صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں لیکن ذہانتی جانچ ایسی صلاحیتوں کی راست پیمائش نہیں کرسکتی۔ ذہانتی جانچ فرد کے مخصوص ذہنی اقدامات کی پیمائش کر سکتے ہیں لیکن ایسے اقدامات جن کو ذہنی جانچ میں شامل کیا گیا ہے گھر اور مدرسہ کے تجربات متاثر کر سکتے ہیں۔ ان تجربات میں بہت سے عناصر جیسا کہ والدین کی تعلیمی سطح گھر میں دستیاب کتب کا ذخیرہ، معاشی و سماجی حالات، اور انواع و اقسام کے تجربات جو بچہ اپنے ماحول سے حاصل کرتا ہے شامل ہیں۔ اس طرح ذہانتی جانچ کے ذریعہ موروثی صلاحیتوں کی پیمائش کا نظریہ قابل قبول نہیں ہوتا۔

(2) یہ نظریہ بھی غلط ہے کہ ہر ذہانتی جانچ کی پیمائش حقیقی و درست ہوتی ہے۔

(3) یہ بھی درست نہیں ہے کہ کسی معیاری ذہانتی جانچ کے نشانات قابل اعتبار ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین ہونی چاہے کہ ہر ذہانتی جانچ مخصوص معاشرہ سماجی حالات اور مخصوص اغراض و مقاصد کے لئے فروغ دی گئی ہے اور وہ تمام افراد اور حالات میں عالمگیری سطح پر یکساں نتیجہ خیز اور سودمند نہیں ہوتی۔

(4) یہ تصور کہ سلسلہ وار ذہانتی جانچ فرد کے بارے میں مکمل آگاہی فراہم کر کے اس کی موجودہ اور خفتہ صلاحیتوں کے بارے میں فیصلہ کرسکتی ہے درست نہیں ہے۔ اس کے برعکس یہ درست ہے کہ کوئی ایک ذہانتی جانچ یا سلسلہ وار جانچ بچہ کی صلاحیتوں کی کمی بیشی کے بارے میں معلومات دے سکتی ہے اور اس کے ساتھیوں میں اس کے مقام کا تعین کرسکتی ہے۔ اس کے باوجود بہت سے اکتسابی پہلو ایسے ہیں جن کیلئے مدرس کے مشاہدہ اور فیصلہ پر انحصار کرنا ضروری ہے۔ بچہ کی قدر و قیمت کے تعین کیلئے محض ذہانتی جانچ پر انحصار کرنا غیر مکمل اور گمراہ کن عمل ہے تدریس و اکتساب کے کئی گوشے اب بھی موجود ہیں جن کے ادراک کے لئے ذہانتی جانچ کے کوئی جوڑ کامیاب نہ ہوسکے۔

(5) ذہنی صلاحیت ایک غیر مادی حقیقت ہے۔ اس کی پیمائش کے لئے تھرمامیٹر یا میٹر اسکیل جیسا کوئی پیمانہ دستیاب نہیں ہے۔ چونکہ ذہانت کا مشاہدہ کسی اقدام کی انجام دہی کے دوران کیا جاسکتا ہے اور ایسے اقدامات کے نتیجہ ہر بار مختلف ہوتا ہے جو بہت سارے عوامل پر منحصر ہے اس لئے کوئی بھی ذہانتی جانچ حرف آخر نہیں ہے۔ مختلف صلاحیتوں میں ذہانت کی سطح مختلف ہوسکتی ہے۔ ذہانتی جانچ سے صرف علامتی طور پر مخصوص رجحانات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

❁ ذہانتی جانچ کے تاریک پہلو :-

(1) ذہانتی جانچ کے نتیجہ میں بعض بچوں کو بڑھیا بعض کو گھٹیا قرار دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بچے جو کافی ہوشیار ہوتے ہیں ایسی جانچ کی وجہ ان کو اکتساب

میں سست قرار دیا جاتا ہے جس کی وجہ ان میں مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کا مستقبل خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ کسی قدر زیادہ IQ کے حامل طلبا، خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ ایسے طلباء کم کام پر ہی مطمئن ہو جائیں۔ یہ ممکن ہے کہ ایسے طلباء میں غیر ضروری خود اعتمادی پیدا ہو جائے اور احساس برتری ان کے رویہ میں ناخوشگوار تبدیلی کی بنیاد بن جائے۔

(2) ذہانتی جانچ کے نتیجوں کی مطابقت میں مدرس طلباء کی صلاحیتوں کے بارے میں ایک مستقل رائے قائم کر لیتے ہیں اور طلباء کو اسی پیمانہ کے لحاظ سے جاننا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی لحاظ سے اس کو طلباء کی ہمت افزائی خوش فہمی کے تدارک کے مواقع سے دستکش نہیں ہونا چاہیے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مدرس طلباء کے برتر مظاہرہ کی وجہ سست رو ہو جاتے ہیں کمزور مظاہرے کیلئے طلباء کے کمتر IQ کو ذمہ دار ٹھہرائے اور بہتر مظاہرے کے بارے میں یہ خیال کرے کہ ایسے طلبا خود اپنا خیال رکھ سکتے ہیں اس طرح ذہنی صلاحیت کی جانچ کے مضمرات ہر حال میں مدرس کے لئے تباہ کن ہو سکتے ہیں۔

(3) ذہانتی جانچ کے نتائج بعض معاشرتی اور سماجی مسائل بھی پیدا کر سکتے ہیں اس کے ذریعہ اعلیٰ نسلی نظریات کا فروغ، سماج میں تفریق اور گروہ واری نظریات جڑ پکڑ سکتے ہیں۔ ایسی جانچ کے نتائج کے پس منظر میں امریکہ کی نیگرو اور گوری جلد کے لوگوں کے درمیان باہم تصادم کے حادثات وقوع پذیر ہو چکے ہیں دراصل ایسی صورت حال ذہانتی جانچ میں پیش گوئی کی قدر اور توارث کے عناصر کو باہم ارتباط کے غلط نظریات کی وجہ پیش ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ذہانتی جانچ صلاحیت کی صرف موجودہ سطح کی نشاندہی کرتی ہے اور مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں بتاتی اور ذہنی صلاحیت پر توارث کا عام طور پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بیٹا باپ سے زیادہ ذہین دیکھا گیا ہے۔ اس پس منظر میں ذیل کے امور ذہن نشین رکھے جا سکتے ہیں۔

(a) کوئی صلاحیت کی ذہانتی جانچ یا سلسلہ وار جانچ یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ مشق یا تفہیم کے اثرات اور سماجی، ثقافتی، نسلی اور ماحولیاتی اثرات کے نتیجہ کو متاثر نہیں کر سکتے۔ اسلئے ان کو صلاحیت کی حتمی سطح نہیں قرار دیا جا سکتا اور اس کی بنیاد پر کسی کو داخلہ یا تقرر سے محروم رکھا جانا ناانصافی

ہوگی۔ ماہرین نے اپنے تجربات سے ثابت کردیا ہے کہ صحت مند ماحولی حالات' خاندانی ماحول' والدین کی علمیت' ثقافتی پس منظر' سماجی' معاشی حالات' بہتر اکتسابی مواقع صلاحیت کے مثبت فروغ میں مدد معاون ہوتے ہیں۔

(b) ذہانتی جانچ بچہ کی تمام خفتہ صلاحیتوں کی جانچ نہیں کرتی صرف ادراکی (cognative domain mental functions) کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اس میں بہت سے اہم پہلو مثلاً دلچسپیاں' رویہ' محرکہ کا احاطہ نہیں کیا جاتا۔ اس لئے ایسی جانچ کی بنیاد پر مستقبل کے بارے میں رائے نہیں دی جاسکتی۔

(c) ایک ایسی جانچ جس کا مختلف ماحول اور حالات سے تعلق رکھنے والے حصہ لے رہے ہوں اس کے نتائج کے بارے میں سب کیلئے یکساں تشریح نہیں کی جاسکتی۔ اس سلسلہ میں Crow and crow کا یہ قول قابل مطالعہ ہے۔

" The resulsts of all such tests may be affected by many factors inherent in testing conditions, the child's back ground of experience and other favourable or unfavourable elements. Hence no administrator,teacher or student of education should accept test results as the only measure of an individual's of ability to learn".

اس پس منظر میں روایتی ذہانتی جانچ کو غیر ضروری اہمیت نہیں دی جانی چاہیے صرف ان کو اکتسابی صلاحیت کے پیمانہ کے طورپ قبول نہیں کرنا چاہیے۔ ان کو طلباء میں نفسیاتی احساسات اجاگر کرنے یا مدرسین میں غلط فہمی پیدا کرنے کا وسیلہ نہیں بنانا چاہیے۔ ایسی آزمائشوں کے نتائج کی احتیاط کے ساتھ تشریح کرنی چاہیے۔ ان کو مقصد نہیں بلکہ مقصد کا ذریعہ بنانا چاہیے۔

3.2.4(a) گروپ ٹسٹ :-

گروپ ٹسٹوں کی ترویج انفرادی ٹسٹوں کی ترویج کے بعد ہوئی۔ یہ ایجاد دراصل ایک ضرورت کی تکمیل میں کی گئی۔ پہلی جنگ عظیم میں جب امریکہ کا شریک ہونا ناگزیر ہوگیا تو فوج نے

ماہرین نفسیات سے خواہش کی کہ دماغی صلاحیت کے لحاظ سے نو آموزوں کو موزوں خدمت اور عہدے دیئے جائیں اس غرض سے Army Alpha اور Army Beta نامی گروپ ٹسٹ وضع کئے گئے۔ آرمی الفا پڑھے لکھے لوگوں کیلئے لسانی ٹسٹ ہے جبکہ آرمی بیٹا غیر تعلیم یافتہ لوگوں کی صلاحیتوں کی شناخت کیلئے گروپ ٹسٹ ہے۔ جنگ کے خاتمہ کے بعد بہت سارے ماہرین نفسیات نے کئی اقسام کے گروپ ٹسٹوں کو فروغ دیا۔

گروپ ٹسٹوں کی خصوصیات :-

تمام گروپ ٹسٹوں کو اس مفروضہ کی بنیاد پر فروغ دیا گیا کہ ذہانت ایک عام صلاحیت ہے اور ذہنی کارکردگیوں کی اساس پر ان کو چھانٹا جاسکتا ہے اور اس کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔

- ☆ تقریباً تمام ہی گروپ ٹسٹوں میں آزمائشی امور کو ذہنی ٹسٹ یا حصوں میں ایک ساتھ رکھا جاتا ہے۔ ان کی ابتداء آسان ترین سوالات یا امور سے ہوتی ہے اور افزوں دشواری کے سوالات یا امور ایک وقفہ سے دیئے جاتے ہیں اور آخر میں دشوار ترین امور یا سوالات ہوتے ہیں۔
- ☆ ہر گروپ ٹسٹ ایک خاص عمر کے احاطہ یا اسکول کے درجہ (کلاس) کے لحاظ سے معیاری بنایا جاتا ہے۔
- ☆ گروپ ٹسٹس کی جانچ انتہائی بامقصد اور سخت ہوتی ہے بمقابلہ انفرادی ٹسٹ کے۔
- ☆ بہت سارے گروپ ٹسٹوں میں مختلف ذہنی ٹسٹ یا حصوں کے لئے وقت کی تحدید عائد کی جاتی ہے۔
- ☆ بعض گروپ ٹسٹس مواد کے اعتبار سے بالکل غیر لسانی ہوتے ہیں اور بعض مکمل طور پر لسانی۔

غیر لسانی گروپ ٹسٹس :-

غیر تحریری/غیر لسانی ٹسٹ ایسے لوگوں اور بچوں کی ذہانت کی جانچ کیلئے استعمال کرتے ہیں جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے۔ ان کے علاوہ مختلف زبانوں اور قومیت کے لوگوں کیلئے بھی ایسے ٹسٹ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ان ٹسٹوں میں تصاویر کو مکمل کرنا۔ دیئے گئے اجزاء کو جوڑ کر مطلوبہ اشکال تیار کرنا۔ اس کے ذریعہ عملی کام کی ذہنی صلاحیت کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔ غیر تحریری ٹسٹ کئی طرح کے ہوسکتے ہیں۔ ان میں خاص درجہ ذیل ہیں۔

(1) فارم بورڈ ٹسٹ :- ان میں لکڑی کے ٹکڑوں سے بنائی گئی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔ ان ٹکڑوں کو بورڈ

پر درست شکل میں جوڑنا۔ اس میں لیا گیا وقت' کی گئی غلطیوں کی تعداد' غلط اقدامات وغیرہ کے ذریعہ ذہانت کا پتہ چلایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں گوڈارڈ (Goddard) کا Form- Board Test کافی کامیاب مانا جاتا ہے۔

(2) تصویر مکمل کرنا:- کسی تصویر کو کئی حصوں میں تراشا جاتا ہے۔ ایک دو حصے کم بھی کر دیئے جاتے ہیں ٹسٹ مکمل کرنے کے لئے ان حصوں کو مقررہ مقام پر جوڑنا ہوتا ہے۔ گم شدہ حصوں کو اصل سے نقل کرنا ہوتا ہے۔

(3) برٹ اور گڈانیف Brit and Goodenough نے ایک انوکھا طریقہ تجویز کیا۔ بچے کو ایک انسانی تصویر بنانے کو کہا جاتا ہے۔ اس کی بنائی ہوئی تصویر میں خوبیوں اور خرابیوں کے پیش نظر اس کی ذہنی سطح کی پیمائش کی جاتی ہے۔ اس ٹسٹ میں تخیل اور ہاتھ کے ارتباط کی صلاحیت بھی آشکار ہوتی ہے۔

(4) ان کے علاوہ الیگزنڈر پاس لانگ (Allexander Passlong) کے ڈیزائن ٹسٹ بھی مقبول ہیں۔ ان میں بلاکس کے ذریعہ مختلف ڈیزائن بنانے کی صلاحیت کی جانچ ہوتی ہے۔

نمائندہ غیر لسانی گروپ ٹسٹس :-

(1) Pinter cunnigham primary montge test:- یہ ابتدائی اور قدیم اور مشہور گروپ ٹسٹ ہے۔ یہ کنڈر گارٹن پہلے اور دوسرے گریڈ (جماعت) کے بچوں کے لئے موزوں ہے۔

(2) Chicago non- verbal examination:- یہ بھی ایک قدیم اور مشہور گروپ ٹسٹ ہے۔ یہ عمر کی بنیاد پر ہے چھ سال سے عمر بلوغ تک کارآمد ہے۔ اس اسکیل میں سوالات دوسرے گروپ ٹسٹوں کی طرح ہوتے ہیں۔

(3) The pressy - Primer scale:- اس میں چار ٹسٹ ہوتے ہیں۔ اس میں حقیقی جواب کی نشاندہی غلط جوابات کو منسوخ کر کے دیئے جاتے ہیں۔

(4) Lorge - Thorndike grade:- یہ دوسرے اور تیسرے گریڈ کے لئے مخصوص ہے اس میں انسانوں اور جانوروں کی نشاندہی۔ بچوں کو تصاویر دیکھ کر ان کی درجہ بندی اور

ان کی تفصیلات کی یکسانیت کی نشاندہی کرنی ہوتی ہے۔

(5) The Haggerty delta - I :- یہ اول سے سوم گریڈ کیلئے مخصوص ہیں۔ ان میں بارہ مشقیں ہوتی ہیں چھ اشاراتی (اتہ پتہ) ہوتے ہیں اور چھ آزمائشی۔

The Haggerty delta - II:- یہ سوم سے نہم گریڈ کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ ان کو Army intelligence Test سے اخذ کیا گیا ہے۔

(6) Dear born Intelligence scale:- یہ خاص طور پر چوتھے سے بارہویں گریڈ کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

(7) The raven progressive matrices tests:- یہ عام طور پر مستعمل ٹسٹ ہے۔ اس میں جیومٹری کی اشکال ہوتی ہیں۔ اس میں مختلف اشکال کے تعلق کا ادراک کرنا ہوتا ہے اور مخصوص حصہ کی شناخت کر کے وضع یا تعلق کے اصول کے تحت جواب دینا ہوتا ہے۔

ہندوستان میں بھی بہت سارے گروپ ٹسٹس رائج ہیں چند درج ذیل ہیں۔

(1) پروفیسر اودے شنکر کا وضع کردہ CIE لسانی ذہانتی گروپ ٹسٹ (ہندی)

(2) ڈاکٹر ایس جلوٹہ کا گروپ ٹسٹ آف جنرل مینٹل ایبلیٹی

(3) بیورو آف سائیکولوجی آلہ آباد کا مرتبہ گروپ ٹسٹ آف انٹیلجنس (ہندی)

(4) پریاگ مہتا کا گروپ انٹیلجنس ٹسٹ

(5) ڈاکٹر بی ایس پنڈال کا مرتبہ جنرل مینٹل ایبلیٹیسی ٹسٹ (پنجابی)

(6) ڈاکٹر بی گوپال پلائی کا مرتبہ گروپ وربل انٹیلجنس ٹسٹ (ملیالم)

(7) پروفیسر بی ایل شریمالی کا مرتبہ ساموھیک بدھی پریکشا (ہندی)

(8) ایس ایم محسن کا مرتبہ ساموھیک بدھی کی جانچ (ہندی)

اردو میں اس طرح کے ٹسٹس کی تیاری کی سخت ضرورت محسوس کی جارہی ہے بعض واقعات میں موجودہ دستیاب ٹسٹوں کے ترجمہ کے ذریعہ ذہانت کی جانچ کی جارہی ہے۔ ایک خاص معاشرتی پس منظر میں موجودہ ٹسٹوں کی افادیت کی تحقیق کی ضرورت ہے۔

3.2.4(b) انفرادی اور گروپ کا تقابل :-

انفرادی اور اجتماعی (گروپ) لسانی جانچ کا تقابلی مطالعہ

انفرادی	گروپ
(1) بوقت واحد صرف ایک فرد کی جانچ ہوسکتی ہے۔	(1) بوقت واحد ایک گروپ کا امتحان لیا جاسکتا ہے
(2) وقت اور انتظام کے نقطہ نظر سے مہنگا ہوتا ہے۔	(2) وقت اور انتظام کے نقطہ نظر سے مہنگا نہیں ہوتا
(3) تربیت یافتہ ممتحن ضروری ہے۔	(3) تربیت یافتہ ممتحن کی ضرورت نہیں ہوتی
(4) ممتحن فرد کے رویہ کا مکمل مطالعہ کرسکتا ہے اس لئے کہ وہ دوبدو ہوتے ہیں۔	(4) ممتحن اور فرد دوبدو نہیں ہوتے اسلئے اس کے رویہ کا مطالعہ ممکن نہیں ہے۔
(5) انفرادی آزمائش زیادہ قابل بھروسہ ہوتی ہے جس کی بنیاد پر فرد کے محصلہ نشانات کے لحاظ سے اس کی درست رہنمائی کی جاسکتی ہے۔	(5) فرد کی پڑھنے کی اہلیت اور رفتار سے جانچ متاثر ہوسکتی ہے (معمول سے کم)
(6) پڑھنے لکھنے سے نابلد بچوں کے لئے نہایت موزوں۔	(6) عارضی طور پر خرابی صحت، محرکہ کی کمی، کمزور بینائی کی وجہ نشانات کا نقصان ہوسکتا ہے۔
(7) فرد کی کارکردگی کی خوبی کے مظاہرہ کا موقع ملتا ہے۔	(7) بڑی عمر کے بچوں اور بالغ لوگوں کیلئے جو پڑھے لکھے ہوں اور معاون جانچ ہوتے ہیں۔ یہ جانچ موزوں ہوتی ہے۔
(8) ممتحن فرد کی ضرورت کے مطابق اس کی سطح کیلئے درکار طریقہ اختیار کرسکتا ہے۔ تحسین اور ہمت افزائی کے ذریعہ تحریک دے سکتا ہے	(7) ممتحن فرد کی ضرورت کے لحاظ سے طریقہ اختیار نہیں کرسکتا۔ چالبازی کی گنجائش ہے
(9) اس میں مسابقت کا کوئی موقع نہیں ہے۔	(8) اس میں مسابقت کا امکان ہے۔ پڑھنے کی اہلیت اور رفتار سے نشانات متاثر ہوسکتے ہیں۔
(10) انتظام بے حد غیر رسمی ہوتا ہے۔	(9) انتظام بے حد رسمی ہوتا ہے۔
(11) کئی غلطیوں، بے توجہی، چالبازی کو ٹالا جاسکتا ہے۔	(10) فرد بیزاری محسوس کرسکتا ہے اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وقت ضائع کرسکتا ہے۔
(12) شروع کرنے سے قبل واضح ہدایات دی جاسکتی ہیں	(11) افراد کا گروپ ہدایات کو واضح طور سمجھ نہیں سکتا

3.3.0 رجحان (میلان طبع) Aptitude :-

3.3.i تصور :-

یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ لوگ نہ صرف آپس میں کچھ نہ کچھ فرق یا تفاوت رکھتے ہیں بلکہ خود داخلی طور پر تفاوت صلاحیت کا شکار رہتے ہیں۔ طبعی تفاوات سے ذہنی صلاحیتوں اور کارکردگی پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کوئی بھی دو افراد یکساں تربیت کے باوجود کارکردگی کی سطح میں تفاوت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ہنرمند، پیشہ ور افراد یکساں حالات میں تربیت پانے کے باوجود اپنے پیشہ یا ہنر میں یکساں کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پاتے۔ دو ہم جماعت ڈاکٹروں میں ایک قبولیت عام کی سند حاصل کرتا ہے اور دوسرا نیک نامی سے محروم ہوتا ہے۔ یہی حال دوسرے پیشوں کا ہے کامیاب افراد میں کوئی شخصی خصوصیت ہوتی ہے جو ان کو صلاحیت کے میدان میں ممیز کرتی ہے۔ یہی بات خصوصی اہلیت (special ability) یا مخصوص صلاحیت (Specific capacity) کہلاتی ہے۔ یہ عام شعوری صلاحیت کے ساتھ ملکر فرد کو مخصوص میدان میں مہارت کے حصول میں مددگار ہوتی ہے کامیابی سے ہم کنار کرتی ہے میلان طبع کے زیر اثر فرد اپنی صلاحیتوں میں نکھار کیلئے شعوری کوشش کرتا ہے۔ میلان طبع ذہن کی مخصوص صورت حال کے زیر اثر ایک خواہش یا جذبہ کو اجاگر کرتی ہے اور وہ ایسی استعداد کے حصول کی جدوجہد میں مکمل شعوری طور پر منہمک ہو جاتا ہے۔ اس صورت حال کو مختلف ماہرین نفسیات نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔

3.2.ii تعریفات :-

☆ Bingham کے مطابق رجحان یا میلان طبع فرد کی موزونیت کی علامتی صورت حال ہے جس کا ایک لازمی عنصر حصول مہارت (خفتہ صلاحیت) کی آمادگی اور دوسرا عنصر اسی اہلیت کی عمل آوری کو فروغ دینے کی خواہش (آمادگی) ہے۔

" A condition symptomatic of a person's fitness of which one essential aspect is readiness to acquire proficiency his potential ability and

another in his readiness to develop an interest in exercising his ability.

Traxler کے مطابق رجحان فرد کی ایسی حالت' خوبی یا خوبیوں کا مجموعہ ہے جو اس بات کا مظہر ہے کہ وہ ممکنہ حد تک مناسب تربیت کے زیر اثر کوئی علم' مہارت یا علم' فہم اور مہارت کے مجموعہ کے اکتساب کی اہلیت رکھتا ہے جیسا کہ فن موسیقی' میکانکی قابلیت یا بیرونی زبان کے پڑھتے اور بولنے کی قابلیت میں تفاوت۔

Aptitude is a condition a quality, or set of qualities in an individual which is indicature of the probable extent to which he will be able to acquire under suitable training , some knowlege, skill or some positive knowledge, understanding and skill, as ability to contribute to art, music, mechanical ability, mathematical abiltiy or ability to read and speak a forign language."

Freeman کے مطابق میلان طبع فرد کی ان خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہے جن کے لحاظ سے وہ جو بعد تربیت کوئی مخصوص علم' مہارت حاصل کرنے کا اہل ہے یا کسی ردعمل جیسا کہ کوئی زبان بولنے کی اہمیت' سنگیت کاری' میکانیکل کام کی مہارت حاصل کرنے کا اہل ہے۔

An optitude is a combination of characteristics indivicative of an individual's capacity to acquire (with training) some specific knowledge, skill, or set of organised responses such as the ability to speak a language, to become a musician, to do mechanical work".

مندرجہ تصریحات کے لحاظ سے میلان طبع کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ فرد میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہے جو ایک مخصوص میدان میں مہارت کے حصول یا فروغ مہارت کی خفتہ اہلیت

رکھتا ہے اور مناسب تربیت کے بعد وہ شعوری طور پر ایسی شخصی مہارتوں کا اکتساب کرسکتا ہے کہ اس کا پتہ میلان طبع سے چلتا ہے اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ میلان طبع یا رجحان کی جانچ کے ذریعہ فرد کی صلاحیتوں کا پتہ چلا کر اس کے مستقبل کے بارے میں رہنمائی کی جاسکتی ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا رجحانات موروثی ہوتے ہیں یا اکتسابی۔ دوسرے بہت سے خصوصی اوصاف اور خصوصیات کے ساتھ رجحانات کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا ہے کہ وہ موروثی ہیں یا ماحول کی پیداوار، میں بہت سارے رجحانات میں سے چند موروثی ہوسکتے ہیں۔ جن اشخاص کے گلے موزوں ہوتے ہیں ان میں گلوکار بننے کا رجحان پیدا ہوسکتا ہے۔ جن لوگوں کی انگلیاں لانبی ملائم ہوں وہ انگلیوں سے انجام دیئے جانے والے کاموں میں دلچسپی لیں گے۔ یہی رجحانات ان میدانوں کے ماہرین کی صحبت میں رہنے کی وجہ افراد کے دلوں میں جاگزیں ہوسکتے ہیں۔ اسلئے بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ غالباً رجحانات کسی خاص وقت یا موقع پر توارث اور ماحول کے زیر اثر پروان چڑھتے ہیں۔ ان پر قانون آمادگی بھی اثر پذیر ہوتا ہے۔ خصوصی رجحان طبعی (Talent) کی شکل میں پرتِ ذہن پر موجود رہتی ہے اور تربیت کے دوران ردعمل بلاتاخیر ظاہر ہوتا ہے۔

3.3.iii رجحان کی اقسام :-

افراد میں رجحانات کا فرق پایا جاتا ہے۔ ان کی عمومی نشاندھی حسب ذیل انداز میں کی جاسکتی ہیں۔

(1) لسانی رجحان :-

الفاظ کے انتخاب، ترسیل کا انداز جملوں کی ساخت، مترادفات اور اضداد کے مناسب استعمال میں فرق پایا جاتا ہے کسی واقعہ کے بارے میں اپنے احساسات وخیالات کے منطقی انداز میں پیش کرنے کے رجحانات میں فرق دیکھا جاتا ہے

(2) ریاضی میں دلچسپی :-

ریاضی کے رجحان میں فرق پایا جاتا ہے، گنتی اور ریاضی کی مختلف مہارتوں میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔

(3) عاملانہ رجحان :-

اس کو دفتری کام کا رجحان بھی کہا جاتا ہے۔ اس رجحان میں کام کی رفتار اور صحت سے تکمیل کرنے کے رجحان میں بھی فرق دیکھا جاتا ہے۔

(4) وسعت مکانی کے احساس کا رجحان :-

اس رجحان میں وسعت مکانی۔ مختلف اوضاع (ڈیزائن) کا اِحساس سہ رخی اشکال یا اشیاء کا استحسان شامل ہے۔

(5) ساختوں۔ ڈھانچوں۔ خاکوں کا ادراک :-

اس میں مختلف نمونوں کے اوزار کے موازنہ اور انتخاب میں سرعت اور صحت کا رجحان شامل ہے۔

(6) مشینی رجحان :-

آسان یا پیچیدہ مفوضہ کام کو اعضاء جوارح کی رفتار اور صحت کے ساتھ انجام دینے کا رجحان ہے۔ کام کی نوعیت کے اعتبار سے مشینوں کے ذریعہ مہارت کے ساتھ اپنے ہاتھ یا/ اور پاؤں اِستعمال کرنے کے انداز سے رجحان کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

(7) سائنسی رجحان :-

سائنسی اندازِ فکر فرد کو رجحان اور طرز عمل ظاہر کرتا ہے۔ سائنسی رجحان کا مطلب واقعات یا اشیاء کے بارے میں اِظہار رائے کے لئے اسباب، علل کو اہمیت دینا ہوتا ہے۔ محض قیاس یا اعتقادات کی بنیاد پر رائے قائم کرنا غیر سائنسی عمل ہوگا۔ معروضی طرزِ فکر سائنسی رجحان کا غماز ہوتا ہے۔ سائنسی رجحان میں فیصلہ سازی کی صلاحیت، تجرباتی ذہین۔ فوری فیصلہ کرنے اور ادھورا فیصلہ کرنے سے احتراز۔ استدلال، استقرائی، استخراجی اندازِ فکر، تعمیم، اِحتیاط معلومات پر حاوی۔ منفی رجحانات جیسے متضاد اور مبالغہ آمیز تصورات سے احتراز مشاہدہ اور تشریح میں صحت اور درست اقدار پیمائی سائنسی رجحان کے اوصاف ہیں۔

(8) لسانی (ادبی) رجحان :-

درست پڑھنے، لکھنے سماعت اور گفتگو کے علاوہ ترسیل اور اختراعی ادب کی دلچسپی لسانی رجحان کی علامت ہے۔

ان عمومی رجحانات میں کسی پیشہ کے لئے پیشہ مخصوص رجحانات پائے جاتے ہیں مثلاً۔

(1) پیشہ تدریس :-

تدریس کا رجحان کسی بھی مضمون کی تدریس کے لئے اس مضمون کی مخصوص معلومات اور ان کو تحریر کرنے کی مہارت ضروری ہوتی ہے۔اس کے علاوہ جماعت کا انصرام اور طلبا سے یگانگت کی اہمیت بھی ضروری ہوتی ہے۔فرد کی نفسیاتی اوصاف کے ساتھ ساتھ عام ذہنی صحت اور تدریسی مضمون پر عبور بھی یکساں اہم ہے۔

(2) طبی رجحان :-

اس کے لئے ذہنی مستعدی، بہترین یادداشت، درست تفہیم اور فراہم کردہ مواد کے ذریعہ منطقی استدلال کے ساتھ متن کی تشریح کرنے کی صلاحیت ضروری ہے۔

(3) انجینئرنگ رجحان :-

وسعت مکانی کا ادراک مشینی صلاحیت، استدلال کی صلاحیت وغیرہ ضروری ہے اس کے علاوہ نمونہ سازی (ڈیزائن سازی) سائنس ذخیرہ الفاظ، تصویری مسائل سے آگاہی کے علاوہ الجبرا کی اصطلاحات کے تناظر میں اصولوں اور تجاویز کے مابین سائنسی تعلق کی تفہیم بھی ضروری ہے۔

(4) قانونی رجحان :-

تیز رفتار پڑھنے کی صلاحیت نسبتاً دشوار مواد کی تفہیم، صحتمند باز آفرینی استقرائی اور استخراجی استدلال، معلومات کے ذخیرہ سے موزوں اور غیر موزوں کی تمیز، وغیرہ جیسے اوصاف رجحانات پیشہ

قانون کے لئے ضروری ہیں۔

(5) فنون لطیفہ کے رجحانات :-

مختلف فنون لطیفہ جیسے موسیقی، رقص، مصوری، مجسمہ سازی، تمثیل نگاری، اور شاعری وغیرہ کے لئے فن مخصوص معلومات ضروری ہیں مثلاً موسیقی کے رجحانات اندازہ وقت کا لئے اور سروں میں تمیز کی صلاحیت، لحن کا فیصلہ اور سرگم کی یادداشت کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح تصویر کشی، نقاشی اور مصوری کے لئے تنوع، تسلسل، توازن، تناسب وغیرہ جمالیاتی نظم کے لئے ضروری ہے دیگر فنون لطیفہ کے رجحانات کا مخصوص فنون میں کسی فرد کی دلچسپی، معلومات اور مہارتوں کی سطح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

رجحان، اہلیت اور کامیابی :-

رجحان اور موجودہ اہلیت ہم معنی نہیں ہیں۔ بحالت موجودہ ممکن ہے آپ کو کمپیوٹر استعمال کرنے کی اہلیت نہ ہو مگر جب آپ کو مناسب تربیت دی جائے تو آپ ایک کامیاب پروگرامر بن سکتے ہیں۔ لہذا موجودہ رجحان کسی میدان میں کامیابی کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس کے وجود کی وجہ کسی بھی میدان میں ترقی کر سکتے ہیں۔ رجحان موجودہ صلاحیت کو مستقبل میں فروغ دینے کی صلاحیت آشکار کرتا ہے۔ اس کے برخلاف کامیابی کی اساس ماضی میں ہوتی ہے۔ وہ ماضی میں کیا سیکھا گیا تھا ظاہر کرتی ہے۔ رجحان کا دھارا یا رخ حال سے مستقبل کی طرف ہوتا ہے جبکہ Achievement کا رخ حال سے ماضی کی طرف ہوتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین ہونا چاہیے کہ مستقبل کی کامیابیوں کی پیمائش موجودہ رجحانات کی بنیاد پر نہیں کی جا سکتی۔ رجحانات کی پیمائش موجودہ اہلیت کی بنیاد پر ہی کی جا سکتی ہے یا اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موجودہ اہلیت بروئے کار لا کر مستقبل میں کامیابی کے کیا امکانات ہیں۔

3.3.iv رجحان کی پیمائش :-

ذہانت جانچ کی طرح رجحان کی جانچ کے بھی کئی طریقے وضع کیے گئے ہیں۔ ذہانت جانچ

مستقبل کی منصوبہ بندی کے مقاصد سے کی جاتی ہے جبکہ رجحان کی جانچ موجودہ صلاحیتوں کو مخصوص میدانوں میں اہلیت یا صلاحیت کی فروغ کے امکانات کا جائزہ لینے کیلئے کی جاتی ہے۔ ذہانتی جانچ کے ذریعہ مستقبل کے لئے کی گئی پیش گوئی کے درست ثابت ہونے کیلئے کچھ عرصہ درکار ہوتا ہے جبکہ رجحان کی جانچ کے درست ہونے میں کوئی زیادہ عرصہ درکار نہیں ہوتا بلکہ موجودہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر زندگی کو بہتر سطح پر پہونچانے کی کاوش ہے۔ طبعی جسمانی ساخت اور ماحول کے اثرات کے تحت بعض رجحانات جگہ بنا لیتے ہیں۔ ان سرگرمیوں اور پیشوں میں فرد کی صلاحیت سرعت سے فروغ پاتی ہے۔ ان رجحانات کے مطابق اس کی صلاحیت اور ساخت کے اعتبار سے رجحانات کی پیمائش کی جاتی ہے۔ اس لئے مختلف سرگرمیوں یا پیشوں کے لئے علحدہ علحدہ رجحانات کی جانچ کی جاتی ہے۔ ذیل میں اس طرح کی جانچ کے بارے میں کچھ اجمائی معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔ ان جانچوں کی رجحانات کے لحاظ سے درجہ بندی کی گئی ہے۔

(1) میکانیکل رجحان کی جانچ

(2) موسیقی کے رجحان کی جانچ

(3) فن کی بصیرت کے رجحان کی جانچ

(4) پیشہ وارانہ خدمات کے رجحان کی جانچ

(5) علمی رجحانات کی جانچ

(1) میکانیکل رجحان کی جانچ :-

Freeman کے مطابق اصطلاح میکانیکل رجحان میں صرف ایک ہی عمل شامل نہیں ہے۔ یہ حسیاتی اور حرکیات اہلیت کے ساتھ ساتھ مکانی (وسعت) تعلق کا ادراک، میکانیکی امور سے متعلق معلومات کے حصول کی اہلیت اور میکانیکی تعلق کو سمجھنے کی اہلیت شامل ہے اسلئے میکانیکل (مشینی) رجحان کی جانچ کیلئے مذکورہ استعداد و اہلیت کی جانچ ضروری ہے۔ ذیل میں چند مشہور

میکانیکل رجحان کے ٹسٹ درج ہیں۔

(1) منی سوٹا میکانیکل اسمبلی ٹسٹ Minnesota Mechanical Assembly test

(2) منی سوٹا سپیٹل ریلیشن ٹسٹ Minnesota spatial relation test

(3) ریوائزڈ منی سوٹا پیپر فارم بورڈ The revised Minnesota paper form board (1948)

(4) اسٹنکسٹ میکانیکل آپٹیٹیوڈ ٹسٹ (حصہ اول و دوم) Stenquist Mechanical Aptitude Test part I and II

(5) یل جے۔ ینکر کرس میکانیکل آپٹیٹیوڈ ٹسٹ حصہ اول و دوم LJO Renkerkers Mechnical Aptitude test

(6) بنے ٹسٹ آف میکانیکل کامپرہنشن Bennet Test of Mechanical Comprehension

(7) اے بیٹری (سلسلہ وار) آف میکانیکل اپٹیٹیوڈ ٹسٹ (ہندی) منووگیان شالہ آلہ آباد

A Battery of Mechanical Aptitude Tests prepared by Mano vignanshala Allahabad.

منی موٹا یکا شکل اسمبلی ٹسٹ :- یہ جوڑ لگانے کی عام اہلیت کی جانچ ہے۔ سب سے پہلے J.L.squists نے وضع کیا تھا۔ یہ جانچ میکانیکل آلات مثلاً سیکل کی گھنٹی، دوہرے عمل کے جوڑ (double action link) دروازے کے قفل، چوہے دان کے پرزوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ٹسٹ ابتدائی جماعت کے بچوں سے بالغ لوگوں کے لئے وضع کے گئے تھے۔ اس میں سرعت کے ساتھ ان پرزوں کے آپسی تعلق پر غور کرنا اور درست جوڑ لگا کر ان چیزوں کو قابل استعمال بنانا اس عمل پر جو وقت لگایا جاتا ہے اس پر بھی نظر رکھی جاتی ہے اسی ٹسٹ کو اب Minnesota Mechanical

Assembly test کہتے ہیں ان میں فرد سے کہا جاتا ہے کہ:

(1) مشین کے پرزوں کو درست طریقہ پر جوڑو

(2) کسی تصویر کے کٹے ہوئے حصوں کو صحیح مقام پر جماؤ

(3) جیومٹری کی اصطلاحات کے مسائل کو حل کرنا

(4) اوزار کے نام اوران کے استعمال کے بارے میں معلومات

(5) طبعاتی اور مشینی سوجھ بوجھ کے اصولوں کی معلومات

Binnet Mechanical Comprehension Test کے فارم AA میں 60 تصاویر دی گئی ہیں جو مشینی اصولوں کی سوجھ بوجھ سے تعلق رکھتی ہیں اس ٹسٹ میں دشواری کی سطح تدریجاً افزوں ہوتی ہے۔مثال کے طور پر دو اندراجات کی اشکال ذیل میں دی جاتی ہیں۔

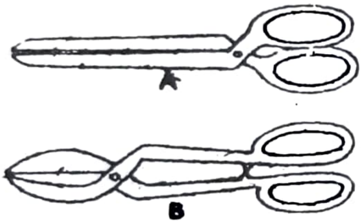

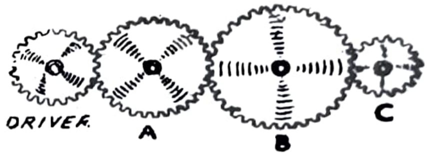

موٹر (حرکیاتی) مینول (ہاتھ کا کام) جانچ Motor and Manual tests اس عنوان سے دو ٹسٹ وضع کئے گئے ہیں۔

(1) Strength of grip :-

گرفت کی مضبوطی کی جانچ کیلئے یہ whipple کا وضع کردہ قدیم ٹسٹ ہے۔ جانچ کے آلہ کو dynamometer کہتے ہیں۔ اس میں ایک اندرونی اور دوسرا بیرونی دستہ ہوتا ہے۔ ایک ڈائیل اور ایک پوائنٹر (کانٹا) ہوتا ہے۔ جانچ دہندہ دونوں دستوں کو گرفت میں لیکر دباتا ہے اس کے ذریعہ گرفت کی قوت اور تھکن کی شرح ناپی جاتی ہے۔

(2) سبک دستی Mannual dixeterity :-

اس ٹسٹ میں ہاتھوں کی جانچ رفتار، تعاون اور تال میل کی اہلیت جانچنے کیلئے کی جاتی ہے

اس ٹسٹ میں چھوٹے چھوٹے مختلف شکلوں کے دھاتی (pin) یا لکڑی کی میخین (nails) یا کھوٹیاں (pegs) ہوتے ہیں۔ ایک کشتی (Tray) جس میں سوراخ ہوتے ہیں۔ جانچ دہندہ ان کو اپنی انگلیوں یا چمٹے کی مدد سے ان کی اشیاء کو سوراخوں میں جماتا ہے۔ ایک برقی آلہ کی مدد سے پنوں وغیرہ کو درست سوراخوں میں ادخال کو جانچا جاتا ہے۔ اس ٹسٹ میں جانچ دہندہ کی چابک دستی اور حرکیاتی اور بصارتی تعاون کی جانچ ہوتی ہے۔ پن کا درست سوراخ میں داخل کرنا اور اس عمل میں صرف وقت پر نظر رکھی جاتی ہے۔

(3) پرڈیوپیگ بورڈ ٹسٹ The Purdupeg board Test :-

اس ٹسٹ میں پن (pins) کالر (collars) اور واشر (washers) ہوتے ہیں۔

دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ علحدہ کام کیلئے استعمال کرنا ہوتا ہے ایک ٹرے میں پن (pins) اور دوسری ٹرے میں کالر یا واشر ہوتے ہیں ایک ہاتھ سے پن اٹھانا دوسرے ہاتھ سے اس کی مناسبت سے کالر یا واشر چننا اور پھر دونوں ہاتھوں کی مدد سے ان کو جوڑنا ہوتا ہے۔ اس طرح سبک دستی، درست انتخاب اور دونوں ہاتھوں اور بصارت کے تعاون کی جانچ کی جاتی ہے۔

(2) موسیقی کے رجحان کی جانچ :-

ماہرین نفسیات نے موسیقی کے رجحان کی جانچ کیلئے ٹسٹ وضع کئے ہیں ان میں اہم ٹسٹ seashore measure of Musical talant ہے اس میں موسیقی کے حسب ذیل اہلیتوں کی جانچ کی جاتی ہے۔

(1) آواز (سر) میں فرق کرنا (زیر و بم) Discrimination of pitch

(2) اونچی آواز کی شدت میں فرق کرنا Discrimination of internsity of loudness

(3) (تال میل) وقفہ کی مدت میں فرق کرنا Discrimination of time interval

(4) آواز کو (سر اور شدت سے ہٹ کر) پہچاننے Discrimination of timbre

(5) تال (اتار چڑھاؤ) پہچاننا Judgement of rhythm

(6) آواز کے انداز کی یادداشت Tonal memory

یہ ٹسٹ چوتھے گریڈ سے کالج کی سطح تک کارآمد ہے۔ اس کے چھ حصے ہیں اور یہ فردی صلاحیتوں کے ایک پہلو کو اجاگر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور ٹسٹ The Drake Musical aptitude test بھی موسیقی کے رجحان کی جانچ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں صرف Musical memory اور rhythm کی جانچ کی جاتی ہے جو آٹھ سال سے بالغ افراد کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

(3) فن (آرٹ) اور بصیرت کے رجحان کا ٹسٹ

The Meirer Art judegement test

آرٹ کے رجحان کی جانچ کیلئے دو ٹسٹ اہم ہیں:

(1) Horne Art Judgement Test پہلے ٹسٹ میں بصری جائزے کے بعد اصل اور ترمیم شدہ شکلوں کو پہچاننا ہوتا ہے اور دوسرے حصہ میں دیئے گئے خاکوں کی نقل اتارنا ہوتا ہے یعنی حسیاتی اور حرکیاتی اہلیتوں کی جانچ کی جاتی ہے۔

(2) The Meirer Art judgement test میں ایکسو مشہور عالم فن پاروں کی تصویریں ہوتی ہے اور ان کے مقابل میں ان کی خفیف سی مرمہ تصویر ہوتی ہے۔ ٹسٹ دھندگان کو بتادیا جاتا ہے کہ تصاویر میں کچھ الٹ پھیر ہے اور ان کو اصل تصویر کی نشاندہی کرنی ہے۔ ترمیم کے مقام کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جاتا وہ اپنی جمالیاتی حس کی مدد سے اصل تصویر اپنی استعداد کے مطابق پہچان لیتے ہیں۔ اس طرح ان کی فیصد کامیابی کی سطح کی جانچ ہوجاتی ہے۔ Home Art judgemnt test میں ٹسٹ دھندگان کو دیئے گئے اشکال کو نقل کرنا ہوتا ہے۔ ان کے کام کی جانچ ہوتی ہے اور ان کے معیار کی سطح مقرر کی جاتی ہے۔

Meier کا خیال ہے کہ جمالیاتی حسن طباع ذہن کا ایک نمایاں وصف ہے اور آرٹ کے پیشے میں کامیابی کا ضامن ہے۔

(4) پیشہ وارنہ رجحان کی جانچ :-

زندگی کے پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے ہر پیشہ مثلاً قانون (وکیل، جج)، ادویات (ڈاکٹرس۔ دواسازی) تدریس، انجنیئرینگ، ملٹری سروِیس وغیرہ کیلئے ٹسٹ وضع کئے گئے ہیں۔

کلرک خدمت: اہلکاری کی خدمت کا رجحان ایک نکاتی نہیں ہوتا۔ اس خدمت کی انجام دہی کیلئے بہت سارے اوصاف کی ضرورت ہوتی ہے اس ٹسٹ میں بہت سارے آئیٹمس ہوتے ہیں جن کا نمایاں تعلق اس پیشہ سے ہوتا ہے۔ بہت سارے ٹسٹوں کے مشمولات تقریباً یکساں ہوتے ہیں۔ اس میں جانچے جانے والی مہارتوں میں ذیل کے اہم عناصر شامل ہیں۔

(a) ادراکی اہلیت :- الفاظ و اعداد کا سرعت وصحت سے ادراک کرنا۔

(b) شعوری اہلیت :- الفاظ و علامات کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کی اہلیت۔

(c) حرکیاتی اہلیت :- مختلف مشینوں اور اوزار جیسے ٹائپ رائٹر۔ کمپیوٹر، سائیکلو اسٹائل مشین۔ زیراکس مشین۔ پنچنگ مشین وغیرہ کے استعمال کی اہلیت۔

Detriort clerical aptitude test اہم اور موثر اور تفصیلی ٹسٹ ہے۔ اس میں حسب ذیل اہلیتوں کی جانچ کی جاتی ہے۔

(1) لکھائی، رفتار و خوبی Hand writing : speed and quality

(2) معمولی حساب Simple arithmatics

(3) تصحیح کرنا Checking

(4) حرکیات، رفتار اور صحت Motor : speed and accuracy

(5) عام تجارتی اصطلاحات کا علم knowledge of simpel commercial terms

Disarranged pictures　خلط ملط تصاویر　(6)

Classification　درجہ بندی　(7)

Alphabetical filing　ریکارڈ میں حروف تہجی کا لحاظ　(8)

اس کے علاوہ ایسی خدمات میں انتخاب کیلئے ذیل کے ٹسٹ بھی زیر استعمال ہیں۔

(1) Minnesota vocational test for clerical workers.
(2) The clerical ability test prepared by the dept. of psychology, university of Mysore, Mysore.(Bangaluru)
(3) Clerical Aptitude Test. Battary (English - Hindi) Bureau of Education and vocational guidance, Patna, Bihar.
(4) Test of clerical Aptitude prepared by parsee pan chayat Guidance bureau, 209, Hornby Road, Bombay-1

(5) علمی رجحانات کی جانچ :-

داخلہ کے لئے طلباء کے مناسب انتخاب کے لئے رجحان کی جانچ ضروری ہے رجحان کی عدم موجودگی کے باوجود کسی خارجی دباؤ یا داخلی خوش فہمی کے باعث لئے جانے والے داخلے عام طور پر ناکام ہو جاتے ہیں جس سے نہ صرف طلباء کا وقت ضائع ہو جاتا ہے بلکہ انتظامیہ کا بنیادی اثاثہ غلط استعمال کی وجہ رائیگاں جاتا ہے۔ اس پس منظر میں ماہرین نفسیات اور علمی اداروں نے بعض خصوصیات اور اہلیتوں کے حامل افراد کے حد تک داخلہ جات محدود کرنے کی غرض سے انتخاب کی حکمت عملی اختیار کی اور اس عمل کی تکمیل کے لئے بعض رجحانی ٹسٹ وضع کئے ذیل میں بعض مشہور ٹسٹوں کے نام دیئے جاتے ہیں۔

(1) Stanford scientific Aptitude Test by D.L.Zyve.
(2) Science Aptitude Test (Deg level) by National Institute of Education, Delhi.

(3) Moss scholastic Aptitude Test for Medical students.
(4) Ferguson and stoddard's Law Aptitude Examination
(5) Tele legal Aptitude Test.
(6) Pre Engineering Ability Test (education testing service USA)
(7) Minnesota Engineering analogical test.
(8) EAMCET of A.P.

تدریسی خدمات کے لئے بھی بہت سارے ٹسٹ وضع کئے گئے ہیں لیکن ہندوستانی زبانوں میں ان کی کمی عرصہ سے محسوس کی جارہی ہے۔ مدرسین کے انتخاب میں روایتی امتحانات پر ہی انحصار کیا جارہا ہے جو بھی انتخابی امتحان منعقد ہوتے ہیں ان میں مقاصد اور اصولوں کی پوری پاسداری نہیں ہوتی۔ ذیل میں چند ایسے ٹسٹوں کے نام درج ہیں جو تدریسی رجحان کی جانچ کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

(1) Coxe- orleans prognosis Test for Teaching ability.
(2) Teaching Aptitude Test by Moss, FA and others. George Washington University Press
(3) Teaching Aptitude Test by Jai Prakash and R.P srivastav University of Sangoor (MP)
(4) Shak's Teaching aptitude Test.
(5) Ed CET D.Ed CET etc., of A.P.

مدارس میں رجحانات کی جانچ کے مقاصد :-

من Munn نے رجحانات کی جانچ کے مقاصد کی اس طرح نشاندہی کی ہے۔

"رجحانات کی جانچ کی اہم افادیت یہ ہے کہ وہ درحقیقت ایسے لوگوں کے انتخاب میں ہماری مدد کرتے ہیں جن میں فی الحال کسی ہنرمندی کے استعمال کی اہلیت نہیں لیکن قوی امکان ہے کہ اگر ان کی مناسب انداز میں تربیت دی جائے تو وہ مہارت کی سطح پر ہنرمندی کے استعمال کی صلاحیت حاصل کرلیں گے۔

اس ٹسٹ کے ذریعہ صرف علمی ہی نہیں بلکہ پیشوں میں بھی رجحان کی جانچ ممکن ہے۔
رہنمائی کے میدان میں یہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان ٹسٹوں کے ذریعہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فرد کس مخصوص پیشہ یا کارکردگی میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ اس لئے مدارس میں اس کی اہمیت

بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ نوجوانوں کی مخصوص علمی کورسس' حرفتی اور پیشہ وارانہ کورس کی مناسبت کے بارے میں ان کے رجحانات کے پیش نظر مناسب رہنمائی کی جاسکتی ہے۔

رجحان کی جانچ افراد کی مختلف خدمات میں انتخاب کے لئے بھی کی جاسکتی ہے۔ مخصوص خدمت کیلئے مخصوص صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انتخاب میں اس طرح کی خصوصی صلاحیتوں کی موجودگی کا پتہ رجحان کی جانچ کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔

مختلف پیشہ واروں کی تربیت کیلئے بھی رجحان کی جانچ کے ذریعہ قابل تربیت افراد کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ بعض کسی پیشہ میں کسی طرح داخل ہوجاتے ہیں لیکن چند اپنی موجودہ حالت پر ہی قانع رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تربیت سے ان کی صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوتا اور تربیت کا صرفہ منصوبہ کی ناکامی کا باعث ہوجاتا ہے۔ اس لئے رجحان کی جانچ کے ذریعہ حقیقی رجحان رکھنے والے افراد کی تربیت ہی منافع بخش ہوتی ہے۔

اس طرح رجحان کی جانچ کے ٹسٹ کے تین مقاصد برآمد ہوتے ہیں۔ (1) طلباء کیلئے مناسب کورس (2) افراد کا انتخاب ملازمت کے لئے (3) پیشہ ور اصحاب کی تربیت کیلئے۔

3.3.v تفریقی رویہ کی جانچ (Differential Aptitude Test) :-

یہ ایک ہمہ رجحان جانچ کا سلسلہ وار ٹسٹ (Battery) ہے جس کو امریکہ میں شائع کیا گیا تھا۔ DAT کا فروغ مندرجہ ذیل عام اصولوں کا تابع ہے:

(1) گوناگوں اہلیتوں کی جانچ نہ کہ عام اہلیتوں کی جانچ۔

(2) اس کو علمی اور حرفتی تعلیم کی رہنمائی میں مددگار ہونا چاہیئے۔

(3) تمام ٹسٹوں کو ایک دوسرے سے آزاد ہونا چاہیئے۔

(4) سلسلہ وار ٹسٹوں کے ذریعہ اہلیت کے اسکور کا ایک مختصر جائزہ (Profile) ہونا چاہیئے۔

(5) ہر ٹسٹ کے لئے مناسب اصول ہونا چاہیئے۔

(6) ٹسٹ کے مواد کو عملی ہونا چاہیئے۔

(7) ٹسٹ کا انتظام آسان ہونا چاہیئے۔

(8) متبادل نمونے دستیاب رہنا چاہیئے۔

(9) ان کو استطاعت (power) کا ٹسٹ ہونا چاہیئے سوائے کلریکل رفتار و صحت Clerical Speed and acuracey test۔

ٹسٹ کی تفصیل :-

اس میں (8) علحدہ علحدہ ٹسٹ ہیں :

(1) لسانی استدلال Verbal Reasoning :-

اسی ٹسٹ کے فارم میں (50) مشابہہ ایٹمس ہوتے ہیں جس کے استدلال پر مبنی جوابات درکار ہوتے ہیں صرف تعلق درست نہیں ہوگا مثلاً:

ذیل سے ایسے جوڑ منتخب کیجئے۔ (ہندسہ اور حروف) جو ملکر ایک بامعنی جملہ بنا سکتے ہیں۔

.... کے لئے پانی وہی ہے جو کھانے کے لئے ....

(A) پینا (B) قوت (C) غذا (D) صنعت

(2) عددی اہلیت Numerical Ability :-

یہ ابتدائی جماعتوں میں پڑھائے جانے والا مواد ہے اس میں (40) ایٹمس ہوتے ہیں۔ مثال :

مثال :- پانچ جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

تفریق کرو 20 - 30 (a) 15 (b) 26 (c) 16 (d) 8 (e) کوئی نہیں

a	b	c	d	e
0	0	0	0	0

(3) مشینی استدلال Mechanical Reasoning :-

یہ آئٹمس مشینی اور طبعی اصولوں کو سمجھنے کی جانچ کرتے ہیں اس میں 166 آئٹمس ہوتے ہیں۔

❀ مثال :-

آپ ایک تصویر میں ہم قد دو آدمیوں کو ایک مشین پارٹ لیجاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں بتائیے۔ A اور B میں سے کس پر زیادہ بوجھ پڑ رہا ہے اگر دونوں پر برابر بوجھ ہے تو (C) کو مارک کیجئے۔

جواب :- B پر زیادہ بوجھ ہے اسلئے کہ وہ مشین پارٹ کے زیادہ وزنی حصہ کو تھامے ہوئے ہے۔

(4) کلریکل رفتار وصحت

Clerical, Speed and Accuracy Test :-

سلسلہ وار ٹسٹوں میں صرف ایک ہی ٹسٹ ہے جس میں زیادہ زور رفتار اور رفتار کی پیمائش پر دیا گیا ہے۔ یہ معمولی ادراکی کام ہے۔ یہ حرفتی کونسلنگ میں زیادہ کارآمد ہے اس میں دو حصے ہوتے ہیں ہر حصہ میں 100 آئٹمس ہوتے ہیں اس میں دیکھا جاتا ہے کہ ہندسوں اور حروف کے جوڑ کو کس قدر تیزی اور صحت کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔

ہر ٹسٹ ایٹم میں پانچ حروف یا ہندسے ہوتے ہیں ایک حصہ میں جو جوڑا ہے وہی جوڑ دوسرے حصہ میں بھی ہوتا ہے لیکن اس میں ترتیب بدلی ہوئی ہوتی ہے ہر ٹسٹ ایٹم کے پانچ میں سے ایک کو خط کشیدہ کیا جاتا ہے اسی جوڑ کو جوابات کے تختہ میں بھی خط کشیدہ کرنا ہوتا ہے۔ اس کو کس عجلت اور صحت کے ساتھ انجام دیتے ہیں وہی اسکور ہوگا۔

(5) مجرد استدلال Abstract Reasoning :-

اس میں ادار کی صلاحیت کو عام انجام دہی کے اصولوں کے تحت استعمال کرنا ہوتا ہے اس میں ڈیاگرام ہوتے ہیں اور 150 آئٹمس پر مشتمل ہوتا ہے۔

اس میں دو مستطیل روبرو ہوتے ہیں ہر ایک میں (5) خانے ہوتے ہیں ایک Problem Figure اور دوسرے Answer figur - answer figure کے پانچ خانوں میں اشکال ہوتی ہیں جبکہ Problem Figure میں ایک خانہ خالی ہوتا ہے اس کو Answer figure کی مطابقت میں مکمل کرنا ہوتا ہے۔

(6) فصل کا تعلق Space Relation :-

اس میں تصور کرنے اور تصور میں ہی مادی مواد کو ترتیب دینا ہوتا ہے اس میں 40 آئٹمس ہوتے ہیں۔ ایک وضع ہوتی ہے اس کے بعد اشکال ہوتی ہیں۔ وضع (Pattern) کو موڑ (Fold) کر کے شکل میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ عام طور پر ایک سے زائد اشکال بن سکتے ہیں اور بعض اوقات پانچوں اشکال درست ہوسکتی ہیں۔

(7) زبان کا استعمال۔ہجہ Language Usage - Spelling :-

ہجہ کا ٹسٹ کامیابی (Achivement) ٹسٹ ہوتا ہے یہ بنیادی مہارت کی علامت ہے جو بے حد ضروری ہے علمی اور حرفتی کاموں میں۔ اس میں 100 الفاظ ہوتے ہیں جس میں غلط اور صحیح ہجہ ہوتے ہیں۔ ہر لفظ کے آگے دو خانے درست اور غلط کے عنوان سے بنے ہوتے ہیں ہر درست یا غلط ہجہ والا لفظ ایک سوال ہوتا ہے اس لئے ان خانوں میں کا جواب دینا ہوتا ہے مثلاً:

		R	W
(1)	Gurl.	O	⊗
(2)	Dog.	⊗	O

(8) زبان کا استعمال۔قواعد Language Usage - Grammar :-

قواعد کا ٹسٹ بھی کامیابی کا امتحان ہوتا ہے اس کی اہمیت مساوی ہے اس میں 150 آئٹمس

ہوتے ہیں۔ مثال :-

A	B	C	D	E		A	B	C	D	E
Was we	going to the	office	next week	at all		⊗	O	O	O	⊗

❁ مدارس میں رجحان کی جانچ کے ٹسٹس کا استعمال DAT کا انتظام :-

مدارس میں ان ٹسٹوں کا دو یا تین نشستوں میں انجام دیا جا سکتا ہے۔ 25 طلباء کیلئے ایک مدرس کافی ہوگا۔ بچوں کو وضاحت سے بتا دینا چاہیئے کہ اس میں کامیابی یا ناکامی کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ ان کی ذاتی صلاحیت اور ایمانداری البتہ لائق استحسان ہوگی ہر ٹسٹ کے مقاصد اور ان کو حل کرنے کے بارے میں کافی وضاحت سے بتا دینا چاہیئے۔ ٹسٹ مادری زبان میں ہی دیا جاتا ہے ایک مثالی ٹائم ٹیبل درج ذیل ہے۔

صبح	ٹسٹ نمبر	نام ٹسٹ	وقت
	(1)	زبانی استدلال	30 منٹ
	(2)	ہندسی صحت	30 منٹ
	(3)	مجرد استدلال	25 منٹ
دوپہر	(4)	مشینی استدلال	30 منٹ
	(5)	استعمال زبان	30 منٹ
	(6)	وسعت مکانی کا تعلق	5 منٹ
	(7)	کلریکل رفتار حصہ اول	دس منٹ
	(8)	کلریکل رفتار حصہ دوم	دس منٹ

جانچ :-

آٹھ ذیلی ٹسٹوں سے آٹھ آزاد خصوصیات زبانی استدلال ہندسی اہلیت اور مجرد استدلال کی پیمائش سے عمومی فہم وفراست کی سطح معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر زبانی استدلال اور ہندسی اہلیت کے نتائج کو جوڑا گیا تو علمی رجحان واضح ہوتا ہے اس طرح اس سلسلہ وار جانچ میں نواں اسکور ہوگا۔ دوسرے پانچ ٹسٹوں کے ذریعہ مواد اور عمل پذیری کے محافظ سے نہایت واضح ہوتے ہیں جن کو تعلیمی اور حرفتی مشوروں کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

super mind

3.4.0 اختراعی صلاحیت۔ رجحانات کی جانچ Creativity :-

3.4.1 تصور :-

ڈاکٹر کے لیس منگل کا خیال ہے کہ خدائے تعالیٰ دنیا اور دنیا کی ساری موجودات کا خالق ہے اور انسان بھی اس کی تخلیقات میں شامل ہے اس لئے اس میں بھی اختراعی صلاحیت ودیعت کی گئی ہے۔ انہوں نے اختراعی صلاحیت کو ارفع دماغ (super mind) کی صفت قرار دیا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر تخلیق منفرد ہے اس لئے انسان کے ایک تخلیقی گروہ میں شامل ہونے کے باوجود ہر انسان طبعی اور ذہنی اعتبار سے منفرد ہوتا ہے یعنی ہر کوئی یکساں صلاحیتوں کا حامل نہیں ہوتا۔ ان میں اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک اصحاب نے مختلف کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ان میں ہر شعبہ زندگی سے وابستہ افراد مثلاً سائنسدان، ادیب، شاعر، فلسفی، سیاستدان اور موجدین وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی کارکردگی کے شعبہ جات میں اپنی شناخت کی چھاپ چھوڑی ہے۔

اچھی تعلیم اور تربیت کے ذریعہ اختراعی صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اس لئے بچوں کی اختراعی صلاحیتوں کی نمو اور عمل آوری میں تعاون دینا چاہیے اختراعی صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع کی فراہمی اور مناسب تعلیمی اور سماجی ماحول بچوں کی اختراعی صلاحیتوں کو نکھارنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اس لئے والدین۔ گھریلو ماحول۔ مدرسہ ۔ معاشرہ کا تعاون اور ستائشی انداز سے ایسے بچوں کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔

اس لئے مدرسین اور والدین کو اختراعی صلاحیتوں کی ماہیت' عمل اور ان میں فروغ کے وسائل کے بارے میں باعلم ہونا چاہیے۔

3.4.2 تعریفات :-

اختراعی صلاحیت Creativity کی تعریف مختلف ماہرین نفسیات نے مختلف انداز میں کی ہے چند درج ذیل ہیں۔

(1) Slagner and Karwoski: ''اختراع کا مطلب مکمل یا جزوی متنوع ساخت کی تخلیق ہے۔'' Creativity implied production of a totally or partially noval identity.

(2) Drivdahl: اختراع فرد کی تصورات وتخلیقات جو لازمی طور پر نئے اور متنوع ہوں اور وہ سابق میں ان سے لاعلم تھا کو مرتب کرنے کی صلاحیت ہے۔

Crativity is the capacity of a person to produce, compositions, products or ideas which are essentially new or noval and previously unknown to the producer"

(3) Wilson, Guil ford and Christensen: اختراع وہ عمل ہے جس میں کوئی نئی چیز ایک تصور یا ایک شئے بشمول ایک نیا انداز یا قدیم عناصر کی ترتیب سے پیدا کی جاتی ہے۔نئی شئے کو کسی مسئلہ کے حل میں تعاون کرنا چاہیے۔

The creative process is any process by which somthing new is produced an idea or an object including a new form or arrangement of old elements. The new creation must contribute to the solution of some problem.

(4) Skinner: اختراعی فکر کا مطلب وہ پیش قیاسی اور/یا وہ ماخوذات (نتیجے) ہیں جو فرد کے لئے نئے اصل' خوش تدبیر اور غیر معمولی ہونے چاہیے۔ ایک اختراعی مفکر وہ ہے جو نئے علاقوں (مضامین ۔علم ۔طریقوں) کی کھوج کرتا ہے ۔نئے مشاہدات کرتا ہے۔نئی پیش